صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز جمعتہ المبارک 21 فروری 1997

(بمطابق 13 شوال 1417 ہجری)

جلد 2 | شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2 ۔ نامزد وزیر اعلیٰ کی تقریر	15
3۔ ہدیہ تہنیت	21

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ۔

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 21 فروری 1997ء بمطابق 13 شوال 1417ھ صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ خان چمکنی، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ بِسمِ اللہ الرحمٰنِ الرّحِیم

واذْكُرُوٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

ترجمہ: اور یاد کرو (اس حالت کو) جب تم تھوڑے تھے (اور) ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے۔ ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں لوگ تم کو اچانک کسوٹ نہ لیں۔ سو (اللہ نے) تمہیں رہنے کو جگہ دی، اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تمہیں ستھری چیزیں عطا کی۔ تاکہ تم شکر گزار ہو۔ اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ اور رسول کی۔ اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو ورنہ، تم جانتے ہو اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہے اور یہ بھی کہ بہت بڑا اجر اللہ ہی کے پاس ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہوگے تو وہ تمہیں ایک فیصلہ کی چیز دے دیگا اور تم سے دور کردیگا تمہارے گناہ دور کردیگا۔ اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ ہے ہی بڑے فضل والا۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ جناب سپیکر! اس اسمبلی کی روایت رہی ہے کہ جب بھی ہمارا کوئی قومی لیڈر یا قومی ہیرو فوت ہوجا تا ہے تو اس کے لئے فاتحہ خوانی ہوتی ہے۔ پرسوں ہم نے اپنے بعض لیڈران اور دوسرے دوست جو ہم سے رخصت ہوچکے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی تھی لیکن اس دن مجھ سے ایک نام بھول گیا تھا اولمپیئن قاضی محب صاحب کا جو ہماری قومی ہاکی ٹیم کے کپتان رہے ہیں' انہوں نے گولڈ میڈلز بھی حاصل کیے اور ان کی بہت خدمات ہیں' وہ بھی وفات پاچکے ہیں اور وہ ہمارے ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی جناب نذیراحمد صاحب کے داماد بھی تھے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت پڑھی گئی)۔

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! خه پوهه نه یم خو چونکه دُعا اوشوه، یو انسانی خبره ده، نن ماښام به نوے چیف منسٹر اوتھ واخلی خو دلته د ډاکټر تاجدار صاحب دوه ماشومان بچی دوه ورځے کیږی چه اغوا شوی دے نو خه دا وایم چه د دے اسمبلئی په وساطت سره، پولیس ناست دےاو دا مسئله چیف منسټر اوتھ لا اغستے نه دے، دا واقعات ډیر زیات شوی دی، په دے مونږ ډیر د تشویش اظهار هم کوو او د هغے دِ حکومت د اُوتھ اغستو نه مخکښ څه انتظام اوکړی---- (تالیاں)

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! دا یو ماشوم خمونږ د دیر علاقے نه په روژه کښ تښتو لے شوے دے۔ مونږ وزیر اعلٰے صاحب ته دا ونیلی دی لیکن تراوسه پورے د دے یوه میاشت اوشوه او دا برآمد نه شو۔ مونږ دا درخواست کوو چه د هغه ماشومانو مور پلار ټول ډیر په بد حالات کښ دکاکه د دے دپاره څه طریقه کار اوشی، دا هم دیو ډاکټرخوے دے او دا نے

فوتو دے، ټولے اسمبلئی ته نے ښايم، دومره ورو کے ماشوم دے۔

جناب عبدالرحمان خان: خمونږ د علاقے نه هم دا داغوا کیسونه زیات شوی دی نو څنګه چه طوفان صاحب اووئیلے نو دا یو ضروری امر دے او دے ته سوچ پکار دے چه آیا قصداً عمداً دا کیږی اوکه دا څه قصه ده۔ څه خو دے فکر اغستے یم، چه نن را نو ماله سرے راغلو او راته نے اووئیل چه د فلانے دهیرئی یو سړے تختولے شوے دے، یو د پلوسئی نه تختیدلے دے نو جدا څه قصه بوده شروع شوے ده؟ (شور)

جناب محمد طارق خان سواتی: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا تھا حاجی منصف خان صاحب کی کہ وہ شہید ہوچکے ہیں لیکن مجھے جناب پیر محمد خان صاحب نے بتایا ہے کہ ان کے لئے فاتحہ ہوچکی ہے۔ شکریہ۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! څه دا خواست کوم چه نن تقریباً او وه ورځے اوشوے چه یو ډیر اهم وکیل دے، یوسف زئی صاحب، د هغه خوے هم د شامی روډ نه چا اغوا کړے دے او دا خواست کوؤ چه نن چیف منسټر Take-over او کړی نو پهلا کار دے دا اوکړی چه دا اغوا ګانے Kidnapping او ډاکے چه ډیرے زیاتے شوے دی، په دے باندے ډِ زیاته توجه ورکړے شی او زرنزر زره ډِ د دے بندوبست اوکړے شی۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! میرا تو یہ خیال تھا کہ میں چیف منسٹر صاحب / قائد ایوان کے اعتماد کے ووٹ کے بعد بات کروں گا لیکن درحقیقت میرے حلقہ سے گزشتہ ایک ہفتہ میں دس افراد اغواء ہوئے ہیں۔ شامی روڈ سے ایک وکیل صاحب کا بیٹا اور اس کا دوست اغواء ہوئے ہیں، بہادر کلے سے چار بچوں کو اغواء کیا گیا ہے جن میں سے ایک بچہ بھاگ کر واپس گھر بھی آگیا ہے۔ جو دو بچے اغواء ہوئے ہیں ایک ڈاکٹر صاحب کے تو وہ بھی پشاور سے ہی ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے ڈیفنس کالونی، خیبر روڈ سے ایک سرکاری

آفیسر کو بھی اغواء کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے ایک نومنتخب رکن اسمبلی جناب سید علی شاہ صاحب کے بھائی کو پرسوں شام فورٹ روڈ سے اغواء کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو ایسے حالات کیوں پیدا کئے گئے ہیں شاید اس لئے کہ ایک نئی حکومت نے حلف اٹھانا تھا اور یہ قصداً ایک سازش کے تحت ایک ہی گروپ کررہاہے اور زیادہ تر نوجوان بچوں کو اغواء کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو پولیٹیکل انتظامیہ ہے، چاہے وہ خیبر سے تعلق رکھتی ہے یا درہ آدم خیل سے کیونکہ یہی چند راستے ہیں، وہ بالکل ناکام ہو چکی ہے ۔ میں نے محترم جناب سردار مہتاب صاحب سے ایک دن پہلے یہ عرض کی تھی کہ آپ حلف اٹھانے کے بعد پہلا فیصلہ یہ کریں کہ اس انتظامیہ کو ضرور بدل دیں کیونکہ یہ سب ایک سازش کے تحت کیا جا رہا ہے کہ ایک ہفتہ میں پشاور سے دس بارہ نوجوان لڑکوں کو اغواء کیا گیا ہے۔ شکریہ۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ اپنی آواز شامل کرنا چاہتا ہوں۔ لطیف یوسفزئی صاحب کا انہوں نے فرمایا ہے کہ انہیں ڈیفنس سے شام کے ساڑھے پانچ چھ بجے اغواء کیا گیا اور یہ بات گورنر سرحد اور نئے منتخب وزیر اعظم تک پہنچ چکی ہے لیکن اس کی دس دن سے کوئی اطلاع نہیں ہے تو جناب، یہ واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ تین دن پہلے جب میں اپنے گاؤں سے واپس آرہا تھا تو متنی سے پشاور تک مجھے کم از کم چھ جگہ پر روکا گیا اور پولیس نے کہا کہ آپ رات کے ساڑھے آٹھ ،نو بجے کانوائے کی شکل میں جائیں ، اکیلے آپ گاڑی میں نہ جائیں۔ جناب سپیکر! یہ پشاور سے پانچ چھ میل دور کوہاٹ روڈ پر ایسا ہورہا ہے تو اگر یہی حالت رہی تو ہم کیسے عوام سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے آپ کو امن و امان دیا ہے۔ بچے روزانہ اغواء ہو رہے ہیں، گاڑیاں اغواء ہو رہی ہیں، قتل ہو رہے ہیں، ہم سڑکوں پر رات کو نکل نہیں سکتے تو پھر یہاں ہمارے بیٹھنے کا کیا جواز بنتا ہے ؟ جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ حکومت

اپنی پہلی فرصت میں ضرور کچھ نہ کچھ کام کرے گی۔ شکریہ۔

ملک جہانزیب خان: جناب عالی! د دیر کوم ماشوم چه اغوا شوے دے د هغے متعلق خو به زه دومره اووایمه چه دے کښې د قبائلو خاصه دار فورس ملوث دے جی۔ د خاصه دار فورس کوم سربراه چه دے، ماته نے نوم نه راځی خو خما دا خیال دے او دا مے یقین دے چه دا ماشوم اوس هم د هغوی سره دے او دا معاوضه چه اخلی نو باقاعده پولیټیکل حکام په دے کښې شامل معلومیږی۔ زه دا درخواست کوم چه که فرض کړه دا قبائل د دے خرابو حرکاتو نه باز را نه شی نو بیا د دیر خلقو بنګړی نه دی اچولی، حکومت دِ په دے باندے غور اوکړی او دا ماشوم دِ فوراً برآمد کړے شی ورنه هسے نه د دے نه بل څه جوړ شی، او بیا د دیر خلق هم داسے څه اقدام اوکړی چه هغه ښه اقدام نه وی۔ مهربانی اوکړئی دے باندے غور اوکړئی۔

میاں افتخار حسین: جناب سپکر صاحب! دا خمونږ په طرف باندے خو رشتیا خبره ده چه دا واقعات ډیر زیات دی خو سرو سره سره ګاډی پکښې هم په شریکه زغلیدلی دی او سودا تر دے پورے روانه ده چه درے نیم لکه ډیمانډ نے ترے نه کړے دے، درے نیم لکهه هغه ورکولے نه شی او که ور نے نه کړی نو د مرګ خطره نے ده او وارننګ دا دے چه که هفته کښې مو را نه کړے نو سرے به درله او وژنو، نو سرو سره نے موټر هم زغلولے دے او دا خمونږه د پبو چراټ په علاقه باندے تقریباً پنځلسمه واقعه ده، نو رشتیا خبره ده چه دا ایوان هر یو ملګرے چه دا خبره نے اوکړه نو دا ډیر په شدت سره په دے لس پنځلس ورځو کښې را اُوچته شوے ده، نو زر تر زره نے تدارک پکار دے چه د دے بندوبست دِ اوکړے شی ولے چه نیغ په نیغه باندے ډیمانډ کیږی چه

دا مسئله حل شی۔

جناب محمد افتخار خان مهمند: جناب سپیکرصاحب خما په دے کښې دا عرض دے چه ددے بنولو او بعضے مشکلات داسے دی، نو سپیکر صاحب رومبے به څه تاسو ته دا خواست اوکړم چه د دے بنولو د حل کولو د پاره تاسو یو علیحده اجلاس را اوغوارئی او په هغے کښې د امن و امان په باره کښې او دا کومے اغوا کانے چه کیږی، د هغے په باره کښې په دے باندے دے بحث اُوشی۔

جناب سپیکر: آنریبل ممبر، یوسیکنډ۔ ما دا عرض کولو جی چه دا کوم مسئله پیښه ده، خما خیال دے چه د بنولو هم دغه یو خیال دے او تاسو خو پریږدئی چه خما په حلقه کښې هم داسے قصه ده۔ چه دا مهتاب خان خبره اوکړی نو بیا به په Detail سره پرے بحث اوکړو نو خما خیال دے چه دیر زیات وخت پرے نه اخلو، او بنولو ته دا پیښه ده چه دوی خبره اوکړی۔

سردار مهتاب احمد خان: مسٹر سپیکر سر! میں اپنے معزز اراکین کی Concern کو Fully share کرتا ہوں اور مجھے اس بات کا شدید احساس ہے کہ آج صوبہ بھر میں اور خاص طور سے پشاور کے قرب وجوار میں جو Law and order کی Situation ہے It is most alarming law and order situation, which I have never seen in the whole Province. ایسا لگتا ہے کہ جو Syndicated criminal gangs ہیں وہ اس نئی حکومت کا مقابلہ کرنا نہیں چاہتے بلکہ شاید یہ ہمیں آزمانا چاہتے ہیں اور ہمارا استقبال کرنے کے لیے سارے Criminals جو ہیں وہ Gang-up ہو چکے ہیں اور خاص طور سے جو Kidnappings اور Abductions ہوئی ہیں In last one month and more than one month رمضان سے یہ سلسلہ شروع ہے اور یہ بہت تشویشناک ہے اور مجھے اس بات کا شدید احساس ہے کیونکہ یہ سب ہماری ماضی کی تمام ناانصافیوں اور کوتاہیوں

کی وجہ ہے کہ آج ہم بے بس نظر آتے ہیں اور یہ معزز ایوان جو منتخب اراکین کا نما
ایوان ہے اور اس صوبے کے اقتدار اعلیٰ کا مظہر ہے اگر اس کے منتخب اراکین آ
Feel کرتے ہیں کہ ہم بے بس ہیں اور ہم یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں تو ان
Concern بالکل درست ہے۔ اس پر کل بہت ضروری ایجنڈا ہے اس کے لیے میں تیا
کررہا ہوں اوران اہم ترین نکات میں Law and order situation بہت اہم ہوگا
اس دوران میں صوبائی انتظامیہ کے سربراہ اور پولیس کے سربراہ سے Meetings کر
ہوں اور ان پر واضح طور سے بالکل کھلے الفاظ میں یہ بات آشکارا کردی ہے کہ نئی حکو
اپنے اندر عوام کا وہ مینڈیٹ رکھتی ہے کہ جو ہر ظالم سے انشاء اللہ ٹکرائے گی۔ (تالیا
اگر ہم اتنی بڑی طاقت اور Majority رکھنے کے باوجود، گو کہ اللہ کا فضل او
ہمارے ساتھ شامل ہے، ناکام ہوجاتے ہیں تو پھر ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ حکو
کریں۔ I have told them very clearly کہ جو Syndicated crimes ہیں ney
supervised and supported but unfortunately by the people, who
manages this Province. یہ میں ان کو صاف کہہ چکا ہوں، مجھے یہاں اپنے
چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور میں نے ان سے یہ بھی کہا ہے کہ
Intelligence Agencies ہیں، وہ Politicians کو دن رات Follow کرتی ہیں۔ ا
وہ لوگ کسی اپنے رشتہ دار کی شادی پر جاتے ہیں یا ماتم پر جاتے ہیں تو یہ پھر بھی ان
Follow کرتے ہیں، ان کے Telephones tape ہوتے ہیں اور یہ ایجنسیاں ان
Harassement کے لئے استعمال کی جاتی ہیں have told them that these
یہ Agencies must be used for finding out the criminals. ان Criminals
کو Chase کرنے اور Identify کرنے کے لیے استعمال ہونگی ---(تالیاں)--- ا
اس صوبے میں یہ کام اب ختم ہوجائے گا کہ ہم Intelligence Agencies

Politicians کے پیچھے لگا کر رکھیں گے۔ اگر ایسا کہیں نظر آیا تو میں نے ان پر واضح کردیا ہے کہ اس بارے میں ہم بالکل کوئی رعایت نہیں کریں گے اور پھر میں نے ان سے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ-----------

جناب سپیکر: خما خیال دے چه دَ سردار صاحب Assurance نه بعد خو څه داسے خبره پاتے نه ده چه مونږ اوکړو خو چونکه بعض ممبرانو صاحبانو اوونيل چه سرِدست هم څه کول پکار دی۔ سردار صاحب خو به Oath اخلی، د هغے نه پس به بيا خپله کارروائی کوی۔ د خوش قسمتئی نه مونږ سره دلته د هاؤس په سپيکرز گيلری کښ کيئر ټيکر منسټر صاحب موجود دے، بيرسټر ظهورالحق، څه به هغوی ته دا Request اوکړم چه سرِدست دِ دوی هم مونږ سره څه امداد اوکړی او انتظاميے ته دِ Directions ورکړی چه په دے کښ څومره زر نه زر څه کولے شی چه هغه اوکړی۔

معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ آج گورنر صاحب نے یہ خصوصی اجلاس اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 130 کی شق (2) (الف) کے تحت وزیر اعلیٰ کے چناؤ کے تعین کے لیے بلایا ہے۔ اس سلسلے میں باقاعدہ طور پر نامزدگی کے فارمز مورخہ 19 فروری 1997 کو ہاؤس میں تقسیم کئے گئے تھے۔ مجھے صرف سردار مہتاب احمد خان، ایم پی اے پر اظہار اعتماد کے لیے کل چار کاغذات نامزدگی موصول ہوئے ہیں۔ جناب سردار مہتاب احمد خان، ایم پی اے کے تجویز کنندہ اور تائید کنندہ کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

1- (i) جناب سید محمد صابر شاہ صاحب	تجویز کنندہ
(ii) جناب محمد علی شاہ باچا لالا صاحب	تائید کنندہ
2- (i) جناب علی افضل خان جدون صاحب	تجویز کنندہ

(ii) جناب محمد طارق خان سواتی صاحب — تائید کنندہ

3- (i) جناب فرید خان طوفان صاحب — تجویز کنندہ

(ii) جناب بشیر احمد بلور صاحب — تائید کنندہ

4- (i) محترمہ بیگم نسیم ولی خان صاحبہ — تجویز کنندہ

(ii) حاجی محمد عدیل صاحب — تائید کنندہ

قواعد کے مطابق کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے بعد جملہ موصول شدہ کاغذات نامزدگی درست قرار پائے گئے لیکن چونکہ وزیر اعلیٰ کے تعین کے لیے صرف سردار مہتاب احمد خان صاحب، ایم پی اے، واحد امیدوار ہیں لہذا اسمبلی کے قواعد کے 18 (2) (a) کے تحت ان پر اسمبلی کے ممبران کی کثرت رائے کا تعین کیا جائے گا اس لیے ایوان کی رائے معلوم کرنے کے لیے اسمبلی کے قواعد کے مطابق میں ممبران صاحبان سے درخواست کروں گا کہ جو ان کی تائید میں ہیں وہ "Yes" کہیں۔

(The motion was carried).

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں ، اگر آپ چاہتے ہیں تو اپنی اپنی سیٹوں کے ساتھ کھڑے ہوجائیں۔ (اس مرحلے پر جناب سپیکر صاحب نے سیکرٹری اسمبلی کومعزز اراکین کی تعداد گننے کے لیے کہا)۔

<u>جناب سپیکر:</u> 68 ؟ صرف، 68 وائیم۔ اوس جی تشریف کیږدئی، تشریف کیږدئی جی۔

<u>جناب فتح اللہ خان:</u> جناب سپیکرصاحب! جتنے ممبران صاحبان کھڑے ہوئے تھے ان کی تین دفعہ گنتی کی گئی ہے لیکن میرے خیال میں شاید گنتی میں غلطی سرزد ہوگئی ہو تو میری تجویز ہے کہ جو اراکین ، سردار صاحب کے خلاف اپنا ووٹ استعمال کرنا چاہتے ہیں، اگر وہ کھڑے ہوجائیں تو گنتی میں آسانی رہے گی۔Thank you sir.

----(تالیاں)----

جناب سپیکر: هاں، دا به لږه بهتره نه وی که څوک داسے کول غواړی څکه چه په Counting باندے دا اعتراض اوشو نو څه به دا اووایم چه هغه څوک د "No" اووانی، هغوی دِ مهربانی اوکړی او پاڅسی۔

میاں مظفر شاه: پوائنټ آف آرډر سر! تاسو خو Counting نه دے Announce کړے نو اعتراض خو جی------

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! یوه خبره خو دا ده چه په دِے کښې هغه قرارداد پکار دے چه چا پیش کړے دے چه هغه ئے لوستے وے، هغےنه پس تاسو بیا که!-----------

جناب سپیکر: هغه خو به، قرارداد خو۔

جناب پیر محمد خان: که Call کړے وے چه Who are in favour of the resolution?---------

(Interrupyion)

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب! قرارداد به دَ Confidence دَ پاره کیږی دا ئے Ascertainment دے، دے د پاره د قرارداد ضرورت نه شته Under rule 18 (A) (2) دا صرف یو Ascertainment دے۔

جناب فتح اللہ خان: پلیز، سر اس میں بہت سےممبران صاحبان اپنی سیٹ پر ------

----(قطع کلامی)----

جناب سپیکر: البته دا یوه خبره ده چه دوی دا اوونیل چه Counting Announce شوے نه دے، نو Counting به څه Announce کړم که بیا څوک اعتراض کوی نو هغه---------

جناب فتح اللہ خان: صحیح ده جی

Mr. Speaker: According to counting, the number is 71 in favour of Sardar Mehtab Ahamad Khan Abbasi.

(تالیاں)

بیگم نسیم ولی خان: محترم سپیکر صاحب ! تاسوریزلټ Announce کړو، خه صرف دے لره پاسیدلے یم، ما ونیل چه تاسو ته دا اووایم چه دو مره کافی ده چه کوم خلق اودریدل دا کافی ده، باقی خلقو باندے د اودریدو اصرار مه کوئی۔ مطلب دا دے چه تاسو Majority معلومول غوښتل، Majority راغله، دغه غوند، کافی ده۔ په دے هاؤس کښ به داسے خلق وی چه هغوی به په مخالفت کښ هم نه پاسی او په حمایت کښ به هم نه پاسی نو خواه مخواه د دے خبرے ضرورت نشته۔ خه دغه وایم

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب سپیکرصاحب! Sorry مونږه که د دے Contestکوو نو کاغذونه به مو داخل کړی وو۔ کاغذونه مونږه نه دی داخل کړی او که تاسو نه ونیل چه په دے کښ څوک د دے مخالفت کوی نو کیدے شی مونږه نه وے پاسیدلے، دغه طریقه کار مخکښ هم مونږه اختیار کړے وو او دا د اپوزیشن هم یو طریقه کار دے چه که مونږه په دے کښ هاں سره هاں نه وے ملاؤ کړے خو د دے خلاف هم مونږه ووټ نه دے اچولے گنی مونږه به کاغذونه داخل کړی وو۔ دغه د جمهوریت طریقه کار دے۔

---(تالیاں/ قطع کلامی)---

جناب سپیکر: تاسو ټهیک واینی، په رولز کښ دا Provision شته که څوک نا نه کوی نو نه د کوی، تا سو بالکل ټهیک واینی دا Provision شته خو

چونکه Objection اوشو نو د هغے د Clarification د پاره مونږ په دے باندے خبره اوکړه نو رخو دا Result announce شو۔ 71 دی۔

جناب احمد حسن خان : Actually objection هغه شخصیت کړے دے چه هغه ته د Objection حق هم نه جوړیدو خکه چه هغه خو ووټ ورکړے دے، بل مخالف فریق چه کوم دے هغه Objection نه دے کړے۔ جناب سپیکر،

جناب فرید خان طوفان : جناب سپیکرصاحب ! دا مسئله Settle شوه۔ قائد منتخب شو او آفتاب خان شیرپاؤ صاحب چه د پیپلز پارټئ د دے صوبے چیئرمین دے ، د خپلو خیالاتو اظهار اوکړو، خو ټول هاؤس چه ورله ووټ ورکړلو، د هغوی خو شکریه خو د آفتاب خان په نوټس کښې یوه خبره راوستل غوارم چه په دے هاؤس کښې یو سړے داسے هم ولاړ دے چه ستا په Support ، د پیپلز پارټئ په Support کامیاب شوے دے۔ تاسو ورله ووټ ورکړے دے، محسن علی خان ستاسو Candidate وو، Un-officially هغوی ته دا حق نه وو چه هغوی د ولاړ وے ،هغوی ته دا حق نه وو چه ولاړ وے-----------

نوابزاده محسن علی خان : I am on a point of order جناب سپیکر صاحب بلکہ I am on a point of personal explanation. جناب سپیکر صاحب ! مجھے اپنے حلقے کے بہت سے لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں جن میں سے کچھ اے۔این۔پی کے لوگ بھی شامل ہیں، پیپلز پارٹی کے لوگ بھی شامل ہیں اورمسلم لیگ کے لوگ بھی شامل ہیں اور کچھ آزاد لوگ بھی شامل ہیں اور میں ان سب کا مشکور ہوں۔ میں آفتاب خان کا بھی مشکور ہوں اور بیگم صاحبہ کا بھی مشکور ہوں اور طوفان صاحب کا بھی مشکور ہوں۔ جن لوگوں نے مجھے ووٹ دیئے ہیں ---(قطع کلامی)---

جناب جان محمد خٹک ۔ جناب سپیکر صاحب ! ما خو د دے خبرے انتظار کولو ولے چه محسن خان یو خل ماسره نه دے پاتے او باقی به دے همیشه دے اسمبلئی کښې وُو او همیشه به مخکښې ناست وو، نو خما دا خیال وو چه که خیر وی "ببو اینډ کمپنی" او محسن خان، دوی به دے خله خه په اپوزیشن کښې کم از کم اوو ینم، خو ډیره شکریه ده چه مونږ ته

----(قہقہ)-----

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Sir, again I am on a point of personal explantion.

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر سردار مہتاب صاحب کو موقع دیا جائے تا کہ وہ اپنی تقریر کرلیں تو اس کے بعد ہم اپنا موقف واضح کریں گے کہ ہم کہاں بیٹھیں گے اور کس کے ساتھ بیٹھیں گے اور ہمارا آئندہ پروگرام کیا ہوگا؟

جناب محمد اورنگزیب خان۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ مجھ پر کل کا بھی قرضہ رہتا ہے آپ کو مبارکباد دینے کا اور حاجی عدیل صاحب کو بھی مبارکباد دینے کا اور نو منتخب وزیر اعلیٰ صاحب اور انکی متوقع کابینہ کو بھی پیشگی مبارکباد اور دعا اس توقع کے ساتھ کہ ہمارا جو زخم خوردہ صوبہ ہے، جسکے عوام سے گزشتہ دور میں زیادتیاں ہوئی ہیں، اسکا ازالہ ہو سکے اور اس کے ساتھ ساتھ میں جناب انور کمال خان صاحب کو، جو آپ کی گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں، خوش آمدید کہتا ہوں۔ ---(تالیاں)--- جناب سپیکر! جس دور سے ہم گزرے ہیں تو اس میں آپ بھی ہمارے ساتھ تھے بلکہ ہمارے رہنما تھے۔ ان غلطیوں اور زیادتیوں کا ازالہ کرنے کے لئے مجھے توقع ہے نئی حکومت سے کہ وہ جو اپوزیشن کے حلقے تھے، جنکے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں، جنہیں فنڈز نہیں ملے، جنکے علاقوں

میں ترقیاتی کام نہیں ہوئے ہیں یا جن کے علاقوں میں مداخلت ہوئی ہے، تو مجھے امید ہے کہ وہ ان سختیوں اور زیادتیوں کا ازالہ کریں گے اور یہ بھی امید ہے جناب سپیکر اور خصوصاً ہمارا جو حلقہ ہے کوہاٹ کا پی ایف۔ ۲۹، اسکے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں، مجھے میرے حلقے کے ۹۴-۱۹۹۳ء کے فنڈز بھی نہیں ملے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کوتل کے مقام پر جو پہاڑی ہے، جس نے اب خونی راستے کی شکل اختیار کر لی ہے جناب سپیکر، جہاں عید سے چار دن پہلے ایک بس گری ہے جس میں ایف سی کے ۴۷ جوان اور چھ پرائیویٹ آدمی موجود تھے جن میں سے ۵۲ لوگ شہید ہوئے ہیں اور یہ عید ہمارے لئے خوشی کا باعث نہیں تھی بلکہ غم و اندوہ کا ایک المناک حادثہ تھی اور جناب سپیکر اب تک اس پہاڑی راستے پر چودہ سو آدمی شہید ہو چکے ہیں، کئی بسیں اور موٹریں گر چکی ہیں۔ میں نے ایک قرارداد آج داخل کی ہے سیکرٹری کے پاس کہ مرکزی حکومت سے سفارش کی جائے کہ اس سرنگ پر جلد از جلد کام شروع کیا جائے اور یہ میری دعا ہے نئی حکومت کے لئے کہ خدا اسے لوگوں کے بہترین مفاد میں کام کرنے کی توفیق دے اور لوگوں نے جو مینڈیٹ دیا ہے خدا کرے کہ وہ اس مینڈیٹ پر پوری اترے۔ میں اپنی بات ایک شعر پہ ختم کرنا چاہتا ہوں کہ لوگوں نے ہمیں جو مینڈیٹ دیا ہے، ہم پہ اعتماد کا اظہار کیا ہے تو خدا نہ کرے کہ ہم اس اعتماد پہ پورا نہ اتریں۔ میاں نواز شریف صاحب نے کہا ہے کہ یہ خاموش انقلاب ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ خونی انقلاب آجائے اور اس ملک کو خون میں نہلا دے۔ صرف ایک آخری بات کہتا ہوں کہ:۔

اے عدم احتیاط لوگوں سے لوگ منکر نکیر ہوتے ہیں۔

تھینک یو

<u>جناب سپیکر</u>: یو منټ، دا Result خو Announce کړم بیا تاسو بےشکه چه څه خبره کوئی۔ د Counting نه دا ثابته شوه، د دے شی تعین اوشو چه سردار

مہتاب احمد خان عباسی ته د Majority حمایت حاصل دے۔ سردار مہتاب احمد خان عباسی صاحب، لیڈر آف دی ھاؤس د پاره منتخب شو۔ (تالیاں)

جناب محمد ہاشم خان (دیر) : بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم۔ جناب سپیکر صاحب ! پرون د وخت د کمی په وجه باندے ما ستاسو شکریه ادا نه کړے شوه او تاسو ته مے مُبارکبادی پیش نه کړے شوه نو خه د زړه د اخلاصه ستاسو د سپیکر او حاجی عدیل صاحب ته د ډپټی سپیکر په حیثیت بلامقابله منتخب کیدو باندے مبارکبادی درکوم او د زړه د اخلاصه دُعا کومه چه تاسو د دے ایوان تر سو پورے -----------(قطع کلامی)-----

میاں مظفر شاہ: پوائنټ آف آرډر سر! مخکښې لیډر آف دی هاؤس ته اووایئی چه هغوی تقریر اوکړی نو بیا دِ دوی خبرے اوکړی۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی صاحب۔

نامزد وزیر اعلیٰ کی تقریر

سردار مہتاب احمد خان (قائد ایوان): مسٹر سپیکر سر! آج کا یہ دن ذاتی طور پر میرے لئے بڑی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھیوں نے مجھ پرجس اعتماد کا اظہار کیا ہے وہ بلا شبہ بڑا تاریخی بھی ہے اورمنفرد بھی ہے۔ اس اسمبلی میں، جہانتک مجھے یاد ہے، اس سے قبل کسی قائد ایوان نے اتنی بڑی تعداد میں اکثریت کی حمایت حاصل نہیں کی۔ یہ میرے لئے جہاں فخر کا باعث ہے تو وہاں میرے اوپر ایک ذمہ داری کا بہت بڑا بوجھ بھی ہے اورمیں اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا بھی بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس خدائے عظیم اور بزرگ و برتر کی ذات نے مجھے اس آزمائش اور امتحان کے لئے منتخب کیا۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں محترمہ بیگم نسیم ولی

خان صاحبہ اور محترم پیر صابر شاہ صاحب کا، جو اس Coalition Parliamentary Parties کے صوبائی صدور بھی ہیں اور اس ایوان کے منتخب رکن بھی ہیں، جنہوں نے آگے بڑھ کر مجھے اس ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے نامزد کیا اورموقع فراہم کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں پاکستان مسلم لیگ اور عوامی نیشنل پارٹی کے تمام اراکین کا بھی بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا اور اسکے علاوہ میں اس معزز ہاوس کے دیگر تمام ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جن میں سے بلاتخصیص کچھ آزاد منتخب ہو کر آئے ہیں اور کچھ دوسری جماعتوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں، جنہوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیاہے۔ اپنے محترم دوست اور معزز رکن آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب اورجناب سلیم سیف اللہ خان صاحب، جو اپنی اپنی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز ہیں، انکا بھی شکریہ اور احترام کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے جمہوری حق کو استعمال کیا ہے۔ جناب سپیکر! مجھے اپنی ذمہ داریوں کا بھی بے حد احساس ہے اور ماضی کے ان تمام سیاستدانوں کی غلطیوں، کوتاہیوں اور بداعمالیوں کا بھی شدید احساس ہے جنہوں نے ان منتخب اداروں کو کئی بار آزمائش میں ڈالا اور بالآخر عوام کی نظروں میں انکو مطعون ٹھہرایا لیکن یہ صرف سیاستدانوں کی خرابیاں نہیں تھیں جناب سپیکر، یہ اس نظام کی مجموعی طور پر خرابیاں تھیں جنہوں نے اس ملک کے اصل مقاصد سے ہٹ کر کام کیا، اس ملک کے غریب عوام کو ہمیشہ دھتکار کر رکھا اور خاص طور سے صوبہ سرحد میں، جو بڑا تاریخی صوبہ ہے اور پاکستان کے نقشے پر ایک ایسی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے کہ اگر صوبہ سرحد کے کسی بھی کونے کو کوئی کوفت یا تکلیف پہنچے تو سارے پاکستان کے نظام کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اس داغدار ماضی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے شاندار مستقبل کی تعمیر بھی کرنی ہے۔ میں آج زیادہ باتیں نہیں کر سکونگا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ایک نظم و ضبط کے ذریعے، جماعتی سیاست کے ذریعے، پارٹی پالیٹکس کو جمہوری اور

آئینی پیمانوں کے اندر رکھتے ہوئے، پیرا میٹرز کے اندر رکھتے ہوئے ایک ایسے نظام کی تشکیل کرنی ہے جس کے لئے آج تمام صوبہ سرحد کے عوام ہماری طرف دیکھ رہے ہیں جو ہماری کامیابی ہے اور یہ موجودہ انتخابات میں کسی فرد واحد کی کامیابی نہیں ہے بلکہ یہ اس سارے نظام کی ناکامی اور اسکے خلاف ووٹ ہیں جو پاکستان اور صوبہ سرحد کے مظلوم عوام نے ماضی میں دھکے کھائے ہیں اور ظلم سہے ہیں۔ آج قائد پاکستان میاں نواز شریف اس ملک کے بے بس لوگوں کی امیدوں کا مرکز ہیں اور اس صوبہ میں منتخب ہونے والی سیاسی قوتیں، پاکستان مسلم لیگ اور عوامی نیشنل پارٹی جو برابر کی Coalition partners بھی ہیں، انکی بھی یہ برابر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان برائیوں، بداعمالیوں اور بدکاریوں کے خلاف، جنہوں نے ماضی میں ہمیں ہمیشہ نقصان پہنچایا اور اس ملک کو بہت حد تک کھوکھلا کر دیا ہے، انقلابی اقدامات کرنے کی ضرورت اب محسوس ہو رہی ہے تاکہ ہم اپنے ملک اور اس صوبے کے تمام ڈھانچے کو بچا کر ایک ایسے خوش آئند اور بہتر مستقبل کی تعمیر کر سکیں جس میں ہم اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو اور اپنے بچوں کو ایک محفوظ مستقبل دے سکیں۔ یہ خاموش انقلاب ایک دم ہی نہیں آیا ہے بلکہ اس کے لئے صوبے کے عوام نے، اس ملک کے عوام نے ہمیشہ کی طرح اس دفعہ اپنی غلطیوں کو دہرانے کی ذرا بھی کوشش نہیں کی اور ایسا لگتا ہے کہ کراچی سے لیکر چترال تک تمام لوگوں کی ایک ہی سوچ تھی اور وہ سوچ یہ تھی کہ ہم نے میاں نواز شریف کو، اس کے عقیدے کو اور اس ملک کی خدمت کرنے کے ان کے اس عزم کو ایک بار پھر آزمانا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کو اہتمام حجت کے طور پر کر دیا ہے۔ ماضی میں ہمیں ایسا مینڈیٹ نہیں مل سکا تھا اور جس میں ہم پولیٹیکل بلیک میلنگ، ہارس ٹریڈنگ اور Submission کے ذریعے لوگوں کی کوئی خدمت نہیں کر سکے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اتمام حجت کر دیا ہے اور ہمیں اتنی اکثریت دیدی ہے کہ اب یہ ہماری

ذمہ داری ہے اور ہم پر ہے کہ ہم لوگوں کے معیار اور توقعات پر کتنا پورا اترتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم پر بہت بڑی آزمائش بھی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے قائد پاکستان ، میاں نواز شریف کی قیادت میں اپنے صوبے کی بہترین خدمت کرنے کے قابل ہونگے اور اس سلسلے میں مجھے اپنے ساتھیوں اور اپنے معزز اراکین کے تعاون کی ہمیشہ ضرورت رہے گی۔ خود غرضی، اقرباء پروری اور مصلحت کوشی کی جو سیاست ہے ، اس کا خاتمہ کرنا اب ہمارے لئے لازم ہو چکا ہے۔ آئین اور قانون کی بالادستی ہماری آئندہ حکومت کا Main ایجنڈا ہوگی ۔ میں کرپشن کے بارے میں بھی آج ضمناً ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا زہر ہے کہ جس نے ہمارے ہر ادارے کو کھوکھلا کر دیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ صوبہ صرف چند لوگوں کا بن کر رہ گیا ہے اور باقی ڈیڑھ کروڑ عوام کا اس صوبے کے وسائل میں کوئی حصہ نہیں ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز ساتھیوں کو اپنے منتخب اراکین کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس صوبے کے تمام وسائل کو اس صوبے کے ہر فرد کے لئے کھلا چھوڑیں گے اور اسے ان تک پہنچائیں گے۔ ---(تالیاں)--- مجھے دو تین دن سے اس منتخب اسمبلی میں اپوزیشن کی جو مختصر تعداد ہے، اس کا احساس دلایا جا رہا ہے یا اس کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ شاید یہ حکومت اپنی تعداد کی برتری کے ذریعے اپوزیشن کو بلڈوز کریگی لیکن میں اپنے معزز ساتھیوں کو جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کی وساطت سے یہ یقین دلانا چاہتا ہوں اور جناب سپیکر میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپنے گزشتہ روز آپ نے انتخاب کے بعد میرے دلی جذبات کی اپنے الفاظ میں ترجمانی کر دی تھی اور میں آپ کے الفاظ کو آگے لے جاتا ہوں کہ اس ایوان کو چلانے میں اور حکومت کو چلانے میں ہم اپوزیشن کی کسی بات کو عدد کے لحاظ سے ناپنے اور تولنے کی کوشش نہیں کرینگے بلکہ ہم ان کی بات کو وزن دینگے۔ ---(تالیاں)--- کیونکہ

اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو ہم اس پارلیمانی نظام کی کوئی خدمت نہیں کر سکیں گے۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ کھلے دل سے اپنے ضمیر کے مطابق آئین اور قانون کے مطابق اپنے عوام کی خدمت کے جذبے کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت کے مثبت کاموں کے ساتھ اگر تعاون کر سکیں، تو ہم ان کا شکریہ ادا کرینگے لیکن میں ان کو دعوت دونگا کہ وہ حکومت کی کسی بھی کمزوری اور خامی کو یہاں پر ضرور سامنے لائیں کیونکہ جانے والے لوگوں کا گند صاف کرنے کا کام ہمارے ذمے نہیں ہونا چاہیے۔ میں اس بات کا ضرور ذکر کرنا چاہونگا کہ ماضی میں اس صوبے میں جو غلط کاریاں ہوئیں ہیں' جو سیاسی خرید و فروخت ہوئی ہے' اس صوبے کے خزانے کو جس طرح لوٹا گیا ہے' اس کے وسائل کو جس طرح تباہ کیا گیا تو اس کی بھی چھان بین ہمیں ضرور کرنی ہے۔ ---(تالیاں)---- اور اس چھان بین کو' اس احتساب کو ہم کسی نفرت کی بنیاد پر نہیں' کسی اختلاف کی بنیاد پر نہیں اور کسی انتقامی جذبے کے ساتھ نہیں بلکہ خالصتاً اصول' نیک نیتی اور Correction کے جذبے کیساتھ' درست کرنے کے جذبے کے ساتھ کرنے کی کوشش کرینگے۔ ---(تالیاں)--- احتساب کا نظام صرف میرے دل کی آواز نہیں ہے' ان منتخب اراکین کے دل کی آواز نہیں ہے بلکہ یہ صوبے کے ہر مظلوم اور بے بس شہری کے دل کی آواز ہے۔ اس نے ہمیں تباہ کر دیا ہے' ہمارے ادارے تباہ کر دیئے ہیں' ہمارا مستقبل تباہ کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے ساتھی ایک ایسے جذبے کے ساتھ اس احتساب کے عمل پر کام کرنے کی کوشش کرینگے جس میں کوئی Discrimination نہ ہو، جس میں کوئی تفریق نہ ہو اور احتساب اور انتقام کا جو باریک فرق ہے There is very thin line between these two process. انتقام اور احتساب کا' We have to be careful about that thin line اور میں جناب سپیکر آپ سے درخواست کرونگا کیونکہ You are the custodian of this

House آپ کی ذمہ داری میرے ساتھ ساتھ بالکل برابر کی ذمہ داری ہوگی کہ آپ ہمیں ایسے کام سے روک کر رکھیں جو آئین اور قانون سے بالا تر ہو۔ میں بہت سی باتیں جو کل کرنا چاہتا تھا وہ مجھ سے آج ہو گئی ہیں لیکن میں آپ سب کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے تمام ساتھیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کو ساتھ لیکر چلونگا اس حکومت میں ان کو شریک کار بناؤنگا اور ہم ایک ایسے نظام کو رائج کرنے کی کوشش کرینگے جو انصاف پر مبنی ہو اور جو ناانصافی کے خلاف ہو۔ ہم نے انقلابی پروگرامز لیکر آنے ہیں۔ پولیٹیکل کلچر جو کل بدترین تھا لیکن آج ہم الحمد اللہ ایک بہترین کلچر کی طرف جا رہے ہیں اور اس کے لئے ہمیں مل جل کر کام کرنا ہوگا اور میں حکومت کے کسی کام کو ان منتخب اراکین سے چھپانے کی کوشش نہیں کرونگا۔ (تالیاں) ہم کیبینٹ کی تمام Attractions کو Minimise کر دینگے اور ان منتخب اراکین کے Status کو Elevate کرنے کیلئے اپنی بھرپور کوشش کرینگے تاکہ یہ اپنے آپ کو کیبینٹ کے اراکین سے کم تر نہ سمجھ سکیں۔ (تالیاں) میں سمجھتا ہوں کہ انہیں ان سے زیادہ سمجھنا پڑیگا' ان معزز اراکین کے سامنے Cabinet answerable ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ میرے منتخب اراکین کا مقام میری کابینہ سے زیادہ بڑا ہو اور وہ زیادہ باعزت کہلا سکیں۔ The Government must be submitted to them because, they are the elected people ان کی Will ' اس صوبے کے لوگوں کی Will has to be translated through the will of the people, whom they have elected. So that is my assurance to my honourable colleagues that the Government has to give a total new picture, a total new concept and that concept is the concept of sharing. Thank you very much Mr. Speaker.

....(Applause).....

(تالیاں)

ہدیہ تہنیت

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب سپیکر ! آپ کی وساطت سے میں سردار مہتاب عباسی صاحب کو اس ہاؤس کا قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)--- یہ ہاؤس جس کی اپنی Traditions ہیں' اپنی روایات ہیں اور کل بھی یہ بات میں نے آپ کے گوش گزار کی تھی کہ ہمارے اس صوبے کی اپنی روایات ہیں اور انہی روایات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس اسمبلی کو آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ میں اور میری پارٹی' پہلے بھی حزب اختلاف میں رہی ہے اور یہاں پر بہت سے معزز ممبرز موجود ہیں جنہوں نے اس اسمبلی میں' چاہے وہ 1990 کی اسمبلی تھی یا 1993 کی اسمبلی تھی' دیکھا ہوگا کہ ہم نے اپوزیشن میں رہتے ہوئے ایک Constructive role ادا کیا ہے اور اگر تنقید بھی کی ہے تو تعمیری تنقید کی ہے اور اسی سلسلے کو ہم آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ سردار صاحب کو آج ایک بھاری اکثریت سے منتخب کیا گیا۔ میں جو بات کرنا چاہتا تھا ' سردار صاحب نے اپنی تقریر میں اس کی وضاحت بھی کی ہے اور میں چند ایک الفاظ کو دہرانا بھی چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے مینڈیٹ کیساتھ چاہے وہ سنٹر میں ہے ' چاہے وہ صوبے میں ہے ' اس کی افادیت بھی ہے اور اس اکثریت کو اس صوبے کے لئے اور اس ملک کی بہتری کے لئے استعمال کیا جانا چاہیے۔ یہ بات کسی کو بھی نہیں بھولنی چاہیے کہ اگر حکومت نمبرز کی وجہ سے مضبوط بن بھی جائے تو دوسری اس چیز کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ پارلیمنٹ کو یا اسمبلی کو کمزور نہیں کرنا چاہیے اور اسی اسمبلی میں اپوزیشن کا جو رول ہے ' اسے وزن دینا چاہیے اور اگر وہ تعمیری بات کریں اور اس میں کچھ وزن بھی ہو تو اس پر عمل بھی ہونا چاہیے۔ میں اس موقع پر

اپنی تقریرمیں ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے آج اس وقت کی مناسبت سے تلخی پیدا ہولیکن ایک بات ضرور ہے کہ ایک منتخب قائد ایوان کے سامنے اس صوبے کی جو مشکلات ہیں، چاہے وہ لاء اینڈ آرڈر کی ہیں، اس صوبے کی Economic prosperity ہے یا اس صوبے کے حقوق کی بات ہے تو اس سلسلے میں مجھے توقع ہے کہ اس مینڈیٹ کے ساتھ ساتھ وہ اپنی Priorities اور ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے اس صوبے کی بہتری کے لئے دن رات کام کریں گے۔ بحیثیت اپوزیشن کے اس صوبے کے حقوق کے لئے 'اس صوبے کی Well being کے لئے ہم موجودہ حکومت کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ (تالیاں)

یہ صحیح ہے اور ماضی میں بھی ہوا ہے کہ جو حکومت آتی ہے وہ جو بھی بات ہو تو اسے پچھلی حکومت کے کھاتے میں ڈال دیتی ہے۔ موجودہ قائد ایوان کو، لازمی بات ہے کہ لوگ ایک Grace period دیں گے اور اس کے بعد اس حکومت، جس کی تشکیل نو ہو رہی ہے، کی کارکردگی کو ان کے اپنے کارناموں پر تولا جائے گا اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اس واضح مینڈیٹ کے ساتھ جیسا کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ تاریخ میں اتنا واضح مینڈیٹ کسی لیڈر کو حاصل نہیں ہوا، یہ اچھی بات ہے اور ہم اس کو سراہتے ہیں اور ہماری بھی یہ کوشش ہو گی کہ اس صوبے کی بہتری کے لئے جتنے بھی اچھے کام سردار مہتاب صاحب اور ان کی کابینہ کر سکے تو ہم اس کو سراہیں گے اور جہاں پر بھی کوئی غلطی اور کوتاہی نظر آئی توہم اس کی یہاں نشاندہی کریں گے تاکہ وہ کوتاہیاں دور ہوسکیں۔ یہ ہمارا ملک ہے، یہ ہمارا صوبہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبے کی بہتری کے لئے کام ہو اور اس صوبے کے حقوق کے لئے جدو جہد ہو اور یہ صوبہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ایک مثالی صوبہ بن سکے۔ جہاں تک Accountability کی بات ہے تو اس پر ہمارا موقف واضح ہے کہ یہ ہونا چاہیے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ انصاف ہو

جو بھی Accountability کا کام ہو اس کو اس نظر سے دیکھا جائے کہ جس پر بھی الزام لگایا جائے ' اس کو انصاف مہیا ہو تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے یہ نہیں کہ Victimization ہو' یہ نہ ہو کہ برائے نام کیس بنائے جائیں بلکہ جہاں پر بھی ہو ' وہ صحیح ہو اور انصاف کے تقاضے پورے ہوں اور جو اس میں مجرم قرار پائے گا' بالکل ہمیں اس پرکوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن ہم چاہتے ہیں کہ انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں۔ میں ان ہی الفاظ کے ساتھ اپنی پارٹی کی طرف سے ان کو دوبارہ یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہماری پارٹی اس صوبے میں ایک Constructive opposition کے طور پر اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔بہت بہت شکریہ۔

سید منظور حسین باچا: واجب احترام جناب سپیکر صاحب ! زه د زړه د اخلاصه د خپل طرف نه تاسو ته او ستاسو په وساطت ډپټی سپیکر صاحب ته او محترم سردار مهتاب خان عباسی صاحب ته مبارکباد ورکوم۔ محترم سپیکر صاحب! د مبارکباد په دے بُنیاد باندے نه دے چه گنی تاسو به څه دُنیاوی اوچتو مناصبو باندے فائز شوی یئی بلکه خما دا مُبارکباد په دے بنیاد باندے دے چه الله بادشاه تاسو ته دا سعادت نصیب کړے دے چه تاسو د هغه گمنامو، مجبورو، بے بسو او بے کسو غریبانو، محنت کشو او مزدورانو د داسے واضح مینډیټ نه بعد خدمت اوکړے شی چه د کومے په طمع هغوی د پنځوسو کالو نه په انتظار ناست دی۔ خما محترم مشره، د کله نه چه پاکستان وجود کښی راغلے دے، د هغه وخت نه چه څومره اسمبلئی منتخب شوے دی، په هغه اسمبلو کښی د ترقئی په نوم باندے سړکونه ستانلے شوی دی، نالئے ستانلے شوی دی ،بلډنگونه جوړ شوی دی، سوئی گیس کور کور ته رسیدلے دے، بجلئی ورغلے دی، ډیره ترقی شوے ده، ډیر سهولتونه فراهم

شوی دی خو نن هم یو عام مزدور دِ سوچ اوکړی چه نن خه ژوندے یم او سحر به خه پاسیږم هم او کنه، بس مختصر، خه معافی غواړم، مختصر کوم او ما مزدوری اوکړه نو ماښام له به خه سیر اوړه خپلو بچو له راوړم، هغوی به هم راسره اُوخری او زه به هم ورسره اوخرم، خو که صبا له زه د خپل کټ نه ژوندے پا نه سیږم نو بیا به خما د دے بچو د رزق انتظام څوک کوی، خما د بچو د تعلیم، صحت او جامو انتظام به څوک کوی؟ خما محترمه مشره، دا نظام چه د کوم لاندےمونږ ژوند تیرؤ، دا بالکل خاموش دے، هغه مجبوره پلار ته دا نظام جواب نه ورکوی، دا تسلی نه ورکوی او د هغے نتیجه ده چه نن چه مونږ گورو، خمونږه د دے پاکستان په دے بچو کښ یو بچے چه سحر را پاسی نو په موټر کښ ځی اود فضل حق کالج کښ سبق وائی او بل بچے چه راپاسی نو هغه د دوؤکمرو بے ټاټه سکول ته ځی سبق د پاره او د بل کور نه بچے راوځی د پالش ډبے په اوګه بازار ته ځی او هلته بوټان او سپلنی د خلقو پالش کوی او بل بچے راوځی د نورو بچو غوندے ښُکلے، قابل او ذهین بچے د چائے دکان ته ځی او د چائے هوټل کښ مزدوری کوی او بل بچے د کوره راوځی د پلاسټک بوجئی په اوګه په ډیرانونو باندے ګرځی او د پلاسټک سامانونه راغونډوی او په کباړی باندے ئے خرڅوی- خما محترم مشره! دا ټول د پاکستان بچي دی او خه دا خبره نه کوم چه کوم بچی د الله پاک په فضل باندے په فضلحق کالج کښ سبق وائی؟ هغه بچے دے راپاڅوؤ او مونږ دِ دَ دے بچو سره اُدروؤ، نه، هغه هم د پاکستان بچے دے، هغه ته حق حاصل دے چه هلته سبق اووائی خو خما دا خواهش دے چه مونږه د فاضل ممبران چه په مونږ باندے عوامو اعتماد کړے

دے او واضح مینډیټ سره نے راليږی يو چه مونږه په شریکه کیښنو او داسے يو نظام وضع کړو چه دا بچے چه کوم په ډيران ګرځی، دا بچے چه کوم د چائے په هوټلونو کښ مزدوری کوی، دا بچے چه بازارونو کښ سپلئی او بوټان پالش کوی، دوی را اوچت کړو او د هغه بچی سره نے په " فضل حق کالج" کښ کینوؤ چه په یو اداره کښ سبق اووانی، یو اُستاد ورته سبق اوښائی او یو کتاب نه ورته سبق اوښودے شی او چه بیا کوم قابل وی هغه ته دِ دَ ترقئی مراحل ورکړے شی او په دے باندے خه خپلے خبرے ختموم۔ ډیره مهربانی۔

بیگم نسیم ولی خان: جناب سپیکر ! ما هم دا خبره کوله چه پکار دا دی چه دا لیډران چه د پارټو دی په خصوصیت سره دَ اپوزیشن خلق، چه دوی خبرے اوکړی او مونږ خلق که دا خبرے کوؤ نو د پارټو دا لیډران د دِ ټولو ملګرو د طرفه که مُبارکی ورکوی او که هر یو خبره کوی، څکه چه دا خو مونږ تقریباً اتیا کسه یو او که هر یو کس مونږ لس لس منټه، پنځه پنځه منټه تقریر هم کوؤ نو صبا به شی نو طریقه او تقاضا د وخت دا ده چه دا لیډران دِ خبرے اوکړی او هر یو لیډر د خپل پارټئی د طرفه مُبارکی اووانی۔ دا به یوه ښه خبره شی۔ ------(تالیاں)------

جناب سلیم سیف اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر ! میں بھی اپنی اور اپنی جماعت کی جانب سے جناب سردار مہتاب احمد خان عباسی صاحب کو لیڈر آف دی ہاؤس منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جناب عباسی صاحب کو پچھلے چند برسوں سے جانتا ہوں۔ وہ ایک سلجھے ہوئے، شریف اور تجربہ کار سیاستدان ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنے اس نئے فرض منصبی پر پورا اتریں گے۔ ہماری یہی دعا ہے اور ہم یہی

چاہتے ہیں کہ یہ صوبہ ترقی کرے اور اس صوبے کے حالات بہتر ہوں۔ جناب سپیکر ! میں اس بات پر بھی خوش ہوں کہ نئے لیڈر آف دی ہاؤس کا تعلق ایک پسماندہ علاقے سے ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس صوبے میں جو بھی پسماندہ علاقے ہیں ان کی طرف خصوصی توجہ دیں گے اور انہیں اس صوبے میں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لاکھڑا کریں گے۔ جناب سپیکر ! جہاں میں عباسی صاحب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں وہاں ان کے ساتھ میری ہمدردی بھی ضرور شامل ہے کیونکہ اگر دیکھا جائے تو اس وقت اس صوبے کی جو مشکلات ہیں، لاقانونیت ہے اور آج آپ نے خود سن لیا ہے کہ روزانہ اغوا کے کیسز ہو رہے ہیں، روزانہ قتل ہو رہے ہیں، آپ اخبارات پڑھیں تو روزانہ اس میں جو واقعات ہیں وہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا اولین فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس لاقانونیت کو ختم کرے جس سے ہم سب متاثر ہو سکتے ہیں اور ہوئے بھی ہیں۔ اگر اس صوبے کو اقتصادی طور پر دیکھا جائے تو بدقسمتی کی بات ہے کہ ایک ایسا صوبہ جو پختونوں کا صوبہ ہے اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ایک پختون گھرانے میں پیدا ہوا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ پختون قوم بہت ہی باصلاحیت قوم ہے لیکن اس قوم کو وہ موقع نہیں دیا گیا اور اگر آج دیکھا جائے تو میں کہوں گا کہ چاروں صوبوں میں اگر سب سے زیادہ پسماندہ صوبہ ہے ، تو وہ صوبہ سرحد ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ نئی حکومت اس پسماندگی کو دور کرنے کی اپنی بھرپور کوشش کرے گی۔ جناب والا ! سردار صاحب نے، بھائی صاحب نے آتے ہی چند اقدامات کئے ہیں جن کی میں تعریف کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے Cinemas میں جو فحش یا گندی قسم کی فلمیں دکھائی جاتی تھیں ان کے خلاف جو قدم اٹھایا ہے تو میں اس پر انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں --(تالیاں)---- اگر آج کے اخبارات دیکھیں تو سب نے اس بات کی تعریف کی ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ایڈمنسٹریٹو ایکشن سے زیادہ بڑھکر اگر آپ قانون لائیں تو ہم انشاء اللہ آپ کا ساتھ

دیں گے تاکہ پورے صوبے میں جو اس قسم کی گندگی آ رہی ہے اس کو ختم کیا جا سکے۔ جناب والا ! پچھلے آئی۔جی۔ پولیس سے جب میں نے ایک مرتبہ پوچھا کہ بھئی یہ سنا ہے کہ دو نمبر اور تین نمبر گاڑیاں صوبے میں بہت زیادہ ہو گئی ہیں تو انہوں نے کہا تھا کہ میں کیا کروں؛ جس قسم کے لوگوں کے پاس یہ گاڑیاں ہیں وہ بہت با اثر ہیں اور ہم ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے تو میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ جہاں آپ نے تجاوزات کے خلاف ایک اچھا قدم اٹھایا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قبضہ گروپ بنتا جا رہا ہے اور ہر سرکاری زمین پر قبضہ کرنا اس صوبے میں کاروبار بن چکا ہے اور یہ ایک Syndicated کاروبار ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ سردار صاحب اس کی طرف اور جو گاڑیاں سمگل ہو کر آ رہی ہیں اور دس دس لاکھ میں اور پانچ پانچ لاکھ میں ہیروز اور لینڈکروزرز لوگ چلا رہے ہیں؛ تو ان کے خلاف بھی ضرور آپ کچھ نہ کچھ کریں گے۔ کرپشن کے خلاف آپ قانون سازی کیجئیے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کے ہر تعمیری کام میں ہم انشاء اللہ آپ کا ساتھ دیں گے اور جہاں اگر ہم تنقید کریں گے تو انشاء اللہ وہ تعمیری تنقید ہوگی، وہ اس صوبے کی فلاح و بہبود کے لئے تنقید ہو گی اور وہ ایسے بے جا تنقید نہیں ہو گی جیسے لیڈر آف دی ہاؤس نے خود فرمایا کہ بنیادی طور پر اس نظام کی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ حکومت میں آ کر حکومتی Patronage ہر ایک جو ہے وہ چاہتا ہے کہ وہ حکومت میں ہو کیونکہ حکومت میں Patronage بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس Patronage کے لئے میں کئی مرتبہ اس فلور آف دی ہاؤس پر کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ نظام ترقی کرے تو آپ پھر اس Patronage کو کم کریں۔ یہ جو وائسرائے اور مہاراجا کی طرح ہماری جو Patronage ہوتی ہے کہ اس کو یہ دے دو، اس کو معاف کردو اور اس کو لٹکا دو تو ان چیزوں کو آپ ختم کریں اور اپوزیشن کی جو Persecution ہوتی ہے اگر اس کو کم کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ اتنا فرق نہیں ہو گا کہ کوئی اپوزیشن

سے بھاگ کر ٹریژری بینچز پر جائے یا ٹریژری بینچز سے اپوزیشن کی طرف آئے۔ انہوں نے احتساب کی بات کی ہے، ضرور آپ احتساب کریں لیکن جیسے کہ آفتاب خان نے فرمایا کہ یہ بلا امتیاز احتساب ہونا چاہئے۔ اس میں بھی آپ جس قسم کا قانون لائیں گے ہم آپ کا ساتھ دیں گے آپ ضرور احتساب کیجیے۔ (تالیاں)

ہم چاہتے ہیں کہ احتساب ہو بلکہ انہوں نے کہا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بڑی بڑی باقاعدگیاں ہوئی ہیں، مالی با قاعدگیاں ہوئی ہیں۔ پچھلے (قطع کلامی)

ایک آواز: بے قاعدگیاں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: اچھا جی، بے قاعدگیاں ہوئی ہیں۔ جناب سپیکر! چونکہ اردو ہماری مادری نہیں بلکہ قومی زبان ہے اس لئے غلطی ہوسکتی ہے، بہرحال جو بھی بے قاعدگیاں یا غلطیاں ہوئی ہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ سردار صاحب، اب تو ان کے پاس ان کی جماعت میں ہمارے سابق وزیر خزانہ، جناب افتخار مہمند صاحب بھی ہیں جو پچھلی حکومت میں بھی وزیر خزانہ تھے اور امید ہے کہ وہ سارا راز سردار صاحب کو ضرور بتائیں گے ---(قہقہے)--- کہ پچھلی حکومت نے کیا کچھ کیا اور کیا کچھ نہیں کیا تو ان الفاظ کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، کیونکہ کل میں یہاں موجود نہیں تھا تو آج میں آپ کو، عباسی صاحب کو اور حاجی عدیل صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ تینوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ آپ اس ملک کی اور اس صوبے کی خدمت کر سکیں۔ شکریہ۔ (تالیاں)

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت باندے زه سردار مهتاب خان عباسی صاحب ته د زړه د اخلاصه مبارک باد ورکوم د خپل طرف نه او د خپل جماعت د طرف نه، مونږ یقیناً د ډیرے خوشحالتی اظهار کوؤ چه په دے صوبه کښ یو ډیر اکثریت سره حکومت جوړ شی او

هغه د دے صوبے د ترقئی له پاره اقدامات اوکړی- یقیناً چه نن مهتاب صاحب ته یو امتحان دے----- (قطع کلامی)

<u>جناب ثناء اللہ خان میانخیل:</u> پوائنٹ آف آرڈر سر! سر جو ممبر صاحب کھڑے ہوئے ہیں وہ جماعت کی بات کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں آئین میں بھی سنگل فرد جو ہے وہ جماعت نہیں بن سکتی اور یہاں پر جو جماعت کا مفہوم ہے وہ کم از کم دو یا اس سے زیادہ ہوں تو جماعت بنتی ہے، تو اس لئے میرا خیال ہے کہ (قطع کلامی)

<u>Mr. Speaker:</u> He represents a party.

<u>جناب ثناء اللہ خان میانخیل:</u> جناب سپیکر! اگر ان کا اپنا کوئی موقف ہے تو ٹھیک ہے لیکن جماعت کا ذکر اس ہاؤس میں نہیں ہے-

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، نہیں، He represents a party.

<u>جناب اکرم خان درانی:</u> جناب سپیکر صاحب ! خه ثناء الله خان صاحب ته دا وایمه-- (قطع کلامی)

<u>حاجی محمد عدیل (ڈپٹی سپیکر):</u> جناب سپیکر! جماعت کے لئے کم از کم دو بھائی ہونے چاہئیں-

<u>جناب اکرم خان درانی:</u> او خمونږه پارټی چه ده هغه په دے صوبه کښې یوه اکثریتی پارټی ده، او هغے دے ثناء الله خان صاحب سره مقابله کړے ده او ده ته پته ده چه په ډی- آئی- خان کښې هغه څومره اکثریت لری او دے په څه طریقه دَ هغے نه کامیاب شوے دے- هغه ده ته پته ده او زه مزید دے پسے نه ځمه---------- (قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> بس تاسو خپله خبره کوئی او دا Personal خبرے پریږدئی -

(قطع کلامی)

جناب ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! میں یہ تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ہاؤس کی بات کی ہے کہ ہاؤس میں پارٹی کی Representation ہو رہی ہے ---(قطع کلامی)۔

Mr. Speaker: He represents a party. Please take your seat.

جناب اکرم خان درانی: نن یقیناً مہتاب صاحب ته د خلقو سترګے دی۔ دے موجوده حکومت ته د خلقو سترګے دی او دے خلقو په دے وجه ووټ ورکړے دے چه په دے ملک کښې کرپشن وو، فحاشي وه، عرياني وه، مهنګائی وه۔ نن یو غریب سړے که چرته ټوله ورځ مزدوری اوکړی نو په هغے باندے دے د ټول کور له پاره د یوے شپے خوراک اور چائے نه شی اغستے۔ مونږه د مهتاب صاحب نه او د موجوده حکومت نه هم داسے امید لرو چه څنګه دوی د فحاشئ او عريانئ خلاف یو آپریشن شروع کړو او نن ټوله صوبه کښې، که څوک د اپوزیشن دی او که څوک د دوی سره دی هغه ورته داد ورکوی او شاباش ورته وائی۔ نن په دے ملک کښې، په دے صوبه کښې امن و امان دے خائے ته رسیدلے دے چه دا څمونږ دارالحکومت دے، او پیښور ښارنه او دے ګلئی نه یو سړے چه د کورنه راووځی، اغواء کیږی۔ څمونږ د بنوں نه یو غریب سړے دے، د هغه بچے دے، هغه ټوله ورځ مزدوری کوی۔ دا هغه هلک نوم "بسکوټی" دے، هغه د څلورو میاشتو نه اغواء دے او مونږ انتظامیے سره د هغے متعلق بار بار ملاقاتونه کړی دی او د هغے د واپسئ له پاره هیڅ قسمه څه اقدامات نه دی شوی نو مونږ نن دا غواړو چه دا اکثریت چه په دے صوبے کښې دے، دا دِ دَ صوبے د ترقئ له پاره، د امن و امان بحالولو د پاره، یقیناً چه د خلقو زړه څه غواړی داسے یو ښکاره خبره جوړه شی او څه په آخر کښې د خپل طرف نه او د خپل

جماعت د طرف نه موجوده حکومت ته یقیناً د مضبوط تعاون یقین دهانی ورکوم چه دوی سومره داسے کارونه کوی چه هغه د دے صوبے د خیر له پاره وی مونږه په هر قدم د دوی سره یُو۔ په آخر کښې ستاسو شکریه ادا کوو چه مونږ ته مو موقع راکړه۔ (تالیاں)

نوابزاده محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! (قطع کلامی)

جناب فرید خان طوفان: پوائنټ آف آرډر۔ بی بی یو تجویز پیش کړو چه دَ پارټو پارلیمانی لیډران دِ خبره اوکړی او وخت د دے هاؤس دِ هم بچت شی نو دا ممبران چه کوم دی دا لیډران دی که دا څه شے دی؟ (تالیاں)

نوابزاده محسن علی خان: آرام سره، آرام سره فرید خان ، آرام سره کینه لا ډیر وخت دے ۔ جناب سپیکر صاحب! میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے جناب قائد ایوان' (قطع کلامی)

جناب افتخار الدین خٹک: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب افتخار الدین خٹک: جناب سپیکر صاحب! لکه څه رنګ چه بی بی عرض اوکړو د پارټئ مشران دِ خبرے اوکړی او محسن علی خان ته به زه دا وایم چه د جمعے ورځ ده، مانځه ته وخت ډیر کم دے نو په هغه وجه نه به دا لږ--- (قطع کلامی)

جناب سپیکر: په دے وخت نه ضائع کوو، خیر دے دا نور ګپ شپ به، هغوئیخو به وانی، ټائم ډیر دے۔ پریږدنی، دوه دوه منټه خبرے دِ اوکړی، شکریه ادا کړئی او بس۔

نوابزاده محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! میں (قطع کلامی)

<u>ارباب سیف الرحمان :</u> جناب سپیکر! خما پوائنٹ آف آرډر دے۔ آفتاب خان خبره کړے ده او هغه د محسن لیډر دے، دوباره د محسن خان د لیډر په مخکښې۔ (قطع کلامی)

<u>نوابزادہ محسن علی خان:</u> آفتاب خان خما لیډر نه دے جی۔ ډیره مهربانی۔ آفتاب خان په ټکټ باندے زه نه یم راغلے چه آفتاب خان خما لیډر دے ---(قہقہے)---

جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں قائد ایوان سردار مہتاب احمد صاحب کو اپنے الیکشن پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! بیگم نسیم ولی خان نے کل اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اس معزز ایوان میں ہم باقاعدگی سے احتساب کریں گے تو میں جناب وزیراعلیٰ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پرسوں ایک اخبار میں آیا ہے کہ ساڑھے چار ہزار ملازمین کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب میں یہ نہیں کہتا کہ آیا یہ صحیح ہوا ہے یا غلط ہوا ہے میں صرف یہ پوائنٹ آپ کے ذریعے وزیراعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ ساڑھے چار ہزار ملازمین نہیں ہیں بلکہ یہ ساڑھے چار ہزار خاندان ہیں اور جن لوگوں نے، جن افسروں نے ان لوگوں کی تقرری کی تھی ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! صرف یہ کہہ دینا کہ جناب ایک وزیر صاحب یا ایک ایم پی اے صاحب کی Recommendation پر ہم نے ان لوگوں کو Appointment orders دئیے ہیں اور یہ الزام لگا دینا کہ سیاسی لوگ آتے ہیں اور وہ اپنے اثر و رسوخ سے لوگوں کو نوکریاں دلواتے ہیں اور پھر نگران حکومت کے ذریعے ان لوگوں کو برطرف کر دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے کو ختم کر دینا چاہیے۔ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے جناب سپیکر صاحب کہ Appointing authority کون ہے۔ لوگ عدالت گئے ہیں، ہائی کورٹس اور سپریم کورٹس نے فیصلے کئے ہیں۔ آج یہ فیصلہ کر دینا کہ جناب یہ غلط ہوا ہے، میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ غلط ہوا ہے یا صحیح ہوا ہے مگر یہ میں ضرور وزیر

اعلیٰ صاحب سے درخواست کروں گا کہ ان لوگوں کے خلاف، جن لوگوں نے یہ آرڈرز کئے ہیں، حکومت نے یا نگران حکومت نے یا آئندہ جو حکومت بننے والی ہے، کیا اقدامات لئے جائیں گے؟ میری ان سے صرف یہ درخواست ہے کہ وہ ساڑھے چار ہزار لوگ جو بھرتی ہوئے تھے ، ان کا کوئی گناہ نہیں تھا۔ گناہ تو ان لوگوں کا تھا جنہوں نے ان کے Appointment orders issue کئے تھے۔ گناہ اس معزز ایوان کے اراکین کا بھی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی بھی ایم۔ پی۔ اے کسی کے لئے "Strongly recommended" لکھ دے یا کوئی وزیر صاحب لکھ دے کہ Please appoint تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ آفیسر خواہ مخواہ، اگر اس کے پاس پیسوں کی رسید ہو تو پھر اسے جیل بھیج دینا چاہیے اور مجھے یقین ہے کہ جو حکومت انشاء اللہ کل یا پرسوں بن جائے گی تو وہ ایسے لوگوں کے خلاف ضرور سخت اقدامات کرے گی اور انہیں سزائیں دے گی۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اور شاید یہ موقع نہ ہو کیونکہ بیگم صاحبہ نے الیکشن کے دوران بھی بار بار اس بات کا ذکر کیا ہے اور شاید کل وزیر اعلیٰ صاحب جب اپنا Vote of Confidence لیں تو اس کے بعد مالیاتی کمیشن کا جو فیصلہ نگران حکومت کے ذریعے کیا گیا ہے، اس کی وضاحت ضرور کریں اور مالیاتی کمیشن کے فیصلے پر ذرا روشنی بھی ڈالیں کہ آیا وہ اس فیصلے کو تسلیم کررہی ہے یا اسے مسترد کرے گی؟ شکریہ۔

جناب فرید خان طوفان: زه یو منټ ، سپیکر صاحب، دا خونړ محسن علی خان صاحب چه کوم دے، دوی ته د یو سړی د خوشحالولو داسے ښه چلونه ورخی او دغه شان د پارټو د لیډرانو، داسے د دوی تجویز چه کوم دے که د صوبے په مفادو کښ وی نو زه به نے Wel come اوکړم خو دا چیف منسټر چه کوم اوس نوے راخی، زه هغوی ته خواست کوم چه تاسو داسے قسمه

خلقو د ژبان نه خان اوساتئی۔ (تالیاں)

نوابزادہ محسن علی خان: ہم جتنے معزز اراکین ہیں Including فرید طوفان، یہ ہم سب کا فرض ہے کہ اس صوبے کے مفاد میں جو بھی فیصلے کئے جائیں وہ ہم تسلیم کریں اور اگرنگران حکومت کے دور میں کوئی فیصلہ کیا گیا ہے جو اس صوبے کے مفاد میں نہیں ہے تو اس پر ہمیں ضرور دوبارہ غور کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: نوابزاده صاحب دا خبره نه ده، قمر عباس او حاجی عدیل خواه مخواه په هاؤس کښې پکار دی، چه وی۔

جناب پیر محمد خان: اجازت دے سر! بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمُ۔

سید محمد صابر شاہ: جناب پہلے ہمیں یہ بتائیں کہ یہ کس حیثیت سے آئے ہیں؟

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زه به مختصر یو دوه درے خبرے اوکړمه-------

آوازیں: دے کومے پارټئ سره تعلق لری؟

جناب سپیکر: دا د دویژن په سطح راغلے دے جناب۔ (قہقہہ)

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! میں سب سے پہلے -----------

ایک آواز: پښتو کښې وایه۔

جناب پیر محمد خان: سردار صاحب په پښتو نه پوهیږی۔

آوازیں: ولے نه پوهیږی۔

جناب پیر محمد خان: پوهیږی؟

آوازیں: او ولے نه پوهیږی۔

جناب پیرمحمد خان : زه ټولو نه اول خو تاسو ته مُبارکي درکوم، پکار خو پروں وه خو دلته کښې Speeches زیات وو، تاسو بلا مقابله منتخب شوئی او مونږ ستاسو په احترام کښې خپل فارم هم واپس کړو۔ خه حاجي عدیل صاحب ته هم مُبارکي ورکومه چه دے هم بلا مقابله منتخب شو۔ جناب سپیکر صاحب ! دا بلا مقابله منتخب کیدل ، آسانه خبره نه ده بلکه دا ډیر یو غټ بوجھ تاسو باندے اوغورځولے شو۔ د ټولے صوبے نمائندګانو یو بهرپوراعتماد په تاسو باندے اوکړو۔ اوس دا په تاسو باندے منحصره ده چه آیا تاسو په هغه اعتماد باندے پوره کیږئی یعنی پوره کولے شئی او که پوره کولے ئے نه شئی؟ دا په سردار صاحب باندے هم ده چه ټول هاؤس تقریباً تقریباً په هغوی باندے اعتماد اوکړو، اپوزیشن هم په دے موقع باندے هغه خپل کردار دوی ته په ووټ ورکولو کښې ادا نه کړو او ستاسو او ډپټی سپیکر صاحب د پاره ایوان بالاتفاق عمل اوکړو نو ستاسو هم دا ذمه وارئی شوے چه په دے هاؤس کښې د سپیکر په حیثیت ستاسو او د حاجي عدیل صاحب کوم کردار دے چه د قانون مطابق تاسو هغه په دے هاؤس کښې اوچلوئی او د انصاف مطابق فیصلے اوکړئی او په جذباتي انداز کښې اوخما دا یقین دے چه تاسو به داسے فیصلے او رولنګ نه ورکوئی۔ زه د سردار صاحب د دے خبرے د کومے چه اوس سلیم سیف الله خان صاحب ذکر اوکړو چه په دے صوبه کښې په سینما ګانو کښې چه کومے فحاشئ وے، په هغے چه کومے پابندي دوی په ایډوانس کښې اولګولے، خه دوی ته په دے باندے بار بار مُبارکي ورکومه او Appreciate کوم ئے۔ (تالیاں)

که چرے دوی په دے صوبه کښې داسے اقدامات کوی مونږ به ئے بهرپور

ملګرتیا کوؤ، تعاون به ورسره کوو، په هره ښه خبره کښې به مونږ دوی سره بهرپور ولاړ یو او چه څومره غلطې خبرې وی هغه به مونږ د دوی مخې ته راولو او د هغې نشاندهی به ورته کوؤ- خما یقین دے چه په دے

ټی وی کښې چه کوم داسې قسمه اشتهارات راځی یا فحاشی پهیلاونی، لکه څنګه چه دوی په سینماګانو پابندئی اولګولې، دوی دِ دے قسمه اشتهاراتو د بندولو د پاره مرکزی حکومت ته ونیلې شی چه په هغې باندې هم پابندی اولګوی- کوم ذکر چه جناب سپیکر صاحب، د اغواګانو اوشو نو دا د دے صوبې د پاره یوه ډیره اهمه خبره ده لیکن اصل خبره باندې خمونږ حکومت څه سوچ نه کوی- څومره وخت نه تاسو په دے اسمبلئی کښې پاتے یئی، خما دا څلورم ځل دے چه د دے اسمبلئی ممبر منتخب شوم، د کومو خبرو چه مونږ بار بار په دے ایوان کښې نشاندهی کوؤ او د هغې طرف ته نه مرکزی حکومت او نه صوبائی حکومت توجه ورکوی- بس دا فریاد مونږ په دے خانې کښې کوؤ چه اغواګانې کیږی، بچی اغواء کیږی، نن چه د کومې مور بچې اغواء شوې دے، د هغې د زړه نه دِ دے څوک تپوس اوکړی چه د هغې په زړه به څه تیریږی؟ د هغه ماشوم د پلار نه د څوک تپوس اوکړی چه د هغه ماشوم د پلار په زړه به څه تیریږی؟ چه د هغه بچی، د هغه ماشوم مور پلار په پیښور، مردان، ډیر او یا په هزاره کښې دی خو د هغه بچې اغوا شوې دے یا په علاقه غیر کښې دے او یا په نامعلوم مقام کښې دے، د دے نه که دا بچې مړ وے، قتل شوے وے، نو د دوی به تسلی خو شوے وه، خبره خو به ختمه شوے وه کنه- د دے بچی د مستقبل پته نه لګی چه دا چا اغوا کړے دے آیا دا د عربو په شیخانو باندې خرڅ شوے دے؟ هلته اسونه پرے زغلوی، اوښان

پرے زغلوی؟ او یا ئے په هغه دوړکښې شریک کوی؟ او که نه دلته کښې د پیسو د پاره اغوا. شوے دے چه په لس منټه فاصله باندے مونږ سره علاقه غیر ده ، هلته کښې اغوا. شوے دے او پیسے پرے غواړی؟ ډیر خلق خو داسے دی چه بچو باندے پیسے اخلی خو ډیرے خبرے مونږ په دے اخبارونو کښې وینوچه بہر ملکونو ته ئے بوځی او هلته کښې پرے پیسے اخلی او په هغے گهوړا دوړ کښې ئے شاملوی۔ وائی چه په هغه اوښ پورے ئے ماشوم تړلے وی، ماشوم چغے وهی او اوښ دوړکوی۔ (قطع کلامی)

<u>جناب محمد ایوب خان آفریدی:</u> پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سر ہم نے محترمہ بیگم نسیم ولی صاحبہ کے حکم کے مطابق، جیسے آپ نے فرمایا کہ پارٹی کے لیڈر کی طرف سے مبارکباد ہو تو جناب، انہوں نے تو ایک Policy statement پڑھنا شروع کردی ہے۔ جناب سپیکر! ہمارے بھی جذبات ہیں اور ہم بھی مبارکباد دینا چاہتے ہیں۔ جناب ہمیں بھی موقع دیا جائے یا پھر ان کو بھی کہا جائے کہ وہ پارٹی لیڈر کی بات کریں۔

<u>جناب پیر محمد خان:</u> آپ کو بھی موقع ملے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> پیر محمد خان صاحب، خما دا خیال دے چه تاسو مہربانی اوکړئ چه یو یو منټ خبره اوکړنی ولے چه ورخ هم د جمعے ده او صرف دشکرینے تر حده پورے، هغه هم حالانکه تقریباً شوے ده چه تاسو ووټ ورکړو--------

<u>جناب پیر محمد خان:</u> جناب سپیکر صاحب! یہ بات بہت اہم تھی اس لئے میں نے پیشگی کی کیونکہ جب دشمن کا مورچہ موجود ہو تو (قطع کلامی)

<u>جناب محمد ایوب خان آفریدی:</u> جناب سپیکر! ان باتوں کے لئے بہت وقت پڑا ہوا ہے اور یہ باتیں ہم اپنے وقت پر سنیں گے لیکن آج تو مبارکباد دینے کا دن ہے اور جب

بیگم نسیم ولی خان صاحبہ نے فرما دیا تو ہم بھی خاموش ہو گئے۔

جناب پیر محمد خان: جب پارٹی کے لیڈر نے تقریر کر لی ہے تو پھر اس کے ساتھیوں کی تقریر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: یہ کونسی پارٹی کے لیڈر ہیں؟ کیا یہ Independent نہیں ہیں؟

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! یہ مسلم لیگ کے ہیں اور جب مسلم لیگ کے لیڈر تقریر کریں گے تو پھر انہیں تقریر کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ------(قطع کلامی)----

ایک آواز: جناب سپیکر! آفریدی صاحب نے جو بات کی ہے ہم بالکل اس کی تائید کرتے ہیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب دشمن کا مورچہ مضبوط ہو اور موجود بھی ہو اور جب تک اسے ختم نہ کیا جائے تو تب تک یہ اغوا ختم نہیں ہو سکتے۔ اس صوبے میں دشمن کا مورچہ موجود ہے' پشاور سے آٹھ' دس منٹ کے فاصلے پر علاقہ غیر ہے اور جب تک علاقہ غیر موجود ہے تو یہ اغواء ہوتے رہیں گے چاہے کوئی بھی حکومت آئے۔ آج سردار صاحب کی حکومت ہے' کل کسی دوسرے کی تھی اور پرسوں کسی اور کی ہو گی لیکن یہ اغواء اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتے جب تک اس صوبے کے لئے مستقل بنیادوں پر منصوبہ بندی نہ کی جائے۔ میں آخر میں ایک دفعہ پھر سردار صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ دونوں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی'

حاجی محمد یوسف خان: جناب سپیکر! د ټولو نه اول، جناب، زه پرون نه ووم، تاسو ته او عدیل ته مُبارکباد درکوم او بیا ستاسو په وساطت باندے

محترم---------- (قطع کلامی)

جناب جان محمد خٹک : یو عرض کومه جناب پوائنٹ آف آرڈر، پرون محسن خان چه تقریر شروع کولو نو هغه اوونیل چه زه On behalf of Independent Members، دا وضاحت دِ دوی اوکړی چه یو یو دےپاسی چه یره دے د هغوی لیډر دے او کنه؟ ده پرون ونیلے وو په دے فلور باندے------ (قطع کلامی)

جناب پیر محمد خان : نن نے On behalf of نه وو ونیلی نو خکه مونږ تقریر اونه کړو-پرون نے ونیلے وو نو هغه ته مونږ د دے اجازت ورکړو-

(قہقہے)

حاجی محمد یوسف خان: جناب سپیکر ! خه تاسو ته یو گزارش کومه دا هاؤس ډیر معزز دے او دا ټول د مقصد د پاره یو خائے کیږی- زه تاسو ته یو درخواست کوم چه هغه ممبرانو ته دِ دا هدایات اوکړے شی چه بے ضائع او بےمقصده خبرے دلته نه کوی -------

جناب زرین گل : پوائنٹ آف آرډر سر! پوائنٹ آف آرډر باندے ولاړیم جناب د یوسف خان نه دا تپوس اوکړنی چه دوی دکومے پارلیمانی پارټنی لیډر دے جی- (قہقہے)

حاجی محمد یوسف خان: زه د دے خیز وضاحت کول غواړم- زه د یوے پارټنی سره تعلق نه ساتم- زه د ډسټرکټ بټگرام د خپلے حلقے سره تعلق ساتم او هغوی منتخب کړے یم، د دے هاؤس د یو رکن په حیثیت باندے او زه د خپل----- -----(قطع کلامی)-----

جناب زرین گل : دا دے صحیح وانی جی، دے د هرے پارټنی سره تعلق

لری۔

حاجی محمد یوسف خان: او د دے اسمبلئی د یو رکن په حیثیت باندے تاسو ته خپل گزارش کومه، خپل درخواست کومه۔ ستاسو په وساطت باندے، زه محترم او قابل احترام سردار مهتاب صاحب ته مبارکباد ورکومه او زه سردار صاحب پیژنم، د 1985 نه تر 1990 پورے مونږ یو ځائے راغلے یو۔ د هغه اهلیت، صلاحیت او قابلیت ما ته معلوم دے او زه د دے خبرے قوی طمع لرم چه هغه به د دے صوبے انشاء الله تعالیٰ د ترقئی او خوشحالئی د پاره او د دے قوم د بهترنی د پاره بهترینه کارکردگی اوکړی او ستاسو په وساطت هغه ته دا یقین دهانی ورکومه چه د دے صوبے د ترقئی او خوشحالئی د پاره به مونږ هر قسمه تعاون هغوی سره کوؤ، مهربانی جی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔

سید محمد صابر شاہ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب سردار مہتاب احمد خان عباسی صاحب کو اس معزز ہاؤس کا لیڈر آف دی ہاؤس منتخب ہونے پر اور اس صوبے کا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس معزز ہاؤس کے ممبران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے آج اس شخصیت پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سردار مہتاب احمد خان کو اللہ تعالیٰ نے اس صوبے کے بطور وزیر اعلیٰ اور لیڈر آف دی ہاؤس وہ تمام صلاحیتیں دی ہیں اور وہ بھرپور طریقے سے، پورے عزم کے ساتھ اور اس صوبے کے عوام کو جو مسائل درپیش ہیں، جو مشکلات ہیں، اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس صوبے کے عوام، اس معزز ایوان اور پوری قوم کی آرزوؤں پر پورا اتریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور ہمت دیں تا کہ

وہ ہم سب کی توقعات کو پورا کر سکیں۔ جناب سپیکر! آج کا دن بڑی اہمیت کا حامل ہے اور آج میں سمجھتا ہوں کہ آج جس طرح قوم نے کراچی سے لیکر خیبر تک میاں محمد نواز شریف پر اعتماد کا اظہار کیا اور قوم نے جو مینڈیٹ میاں محمد نواز شریف کو دیا اور جس طرح آج پوری قوم کہہ رہی ہے کہ آج اس ملک کے اندر جس طرح کا مینڈیٹ میاں محمد نواز شریف کو ملا ہے' جو اعتماد قوم نے میاں محمد نواز شریف پر کیا ہے' اسے ایک خاموش انقلاب کا نام دیا جا رہا ہے اور جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ ہاؤس مبارکباد کا مستحق ہے' آج اس ہاؤس کا ہر ایک ممبر' چاہے اس کا تعلق حکومت سے ہے' چاہے اس کا تعلق اپوزیشن سے ہے' چاہے وہ آزاد حیثیت سے ہے' وہ اس ہاؤس کے ممبرز منتخب ہوئے ہیں اور میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج قوم نے جو اعتماد کیا ہے تو اس ہاؤس نے بھی ایک قدم آگے بڑھایا ہے اور اپوزیشن نے بھی سردار مہتاب پر اعتماد کیا ہے۔ آج آزاد ممبران نے بھی سردار صاحب پر اعتماد کیا ہے۔ آج عوامی نیشنل پارٹی اور مسلم لیگ نے بھی ان پر اعتماد کیا ہے۔ درحقیقت قوم کے اس فیصلے پر اس معزز ایوان نے اپنی مہر تصدیق ثبت کی ہے ---(تالیاں)--- کہ قوم کا جو فیصلہ تھا' وہ صحیح فیصلہ تھا اور جناب سپیکر! میں جہاں اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Contest نہیں کیا تو وہاں میں محترمہ بیگم نسیم ولی خان صاحبہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بطور صدر پاکستان مسلم لیگ' صوبہ سرحد' میں اپنے لئے بھی یہ افتخار سمجھتا ہوں اور ربّ ذوالجلال کا شکر بجا لاتا ہوں کہ آج ہم ایک ایسے مقام پر کھڑے ہیں' ایک ایسے دوراہے پر کھڑے ہیں کہ' گزشتہ تین سال کی تاریخ جو تین سال کا تاریک دور تھا اس دور میں جو ظلم ہوا اور جن مسائل' مصائب اور مشکلات میں اس قوم کو دھکیلا گیا' جن اندھیروں میں اس قوم کو دھکیلا گیا' تو ان مسائل اور مشکلات کا تقاضا تھا کہ بیاہنر ایک خونین انقلاب آتا اور قوم انقلاب کے ذریعے اپنے راستے کا انتخاب کرتی لیکن

آج ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ ان حالات اور واقعات اور جو مظالم اس دور میں ہوئے' ان مظالم پر قوم نے خاموش انقلاب کے ذریعے

(قطع کلامی)

جناب احمد حسن خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر! ایک طرف جناب پیر صاحب بڑی اچھی تقریر فرما رہے ہیں دوسری طرف ثناء اللہ خان صاحب اخبار پڑھ رہے ہیں جو اس اسمبلی کے Decorum کے خلاف ہے

Mr. Speaker: No reading of Newspaper ,please.

سید محمد صابر شاہ، جناب سپیکر! جہاں خاموش انقلاب کی بات پوری قوم کر رہی ہے تو وہاں دوسری طرف ہم پہ پوری قوم نے متفقہ اجتماعی اعتماد کا اظہار بھی کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قوم نے اس عہد پر' اس وقت کے حکمرانوں پر' اس دور پر جو ظلمتوں کا دور تھا' جو مصیبتوں کا دور تھا' اس دور کے خلاف اور اس وقت کے حکمرانوں کے خلاف اجتماعی نفرت کا بھی اظہار کیا ہے۔ ----(تالیاں)----

جناب نجم الدین، پوائنٹ آف آرډر سر۔ د سپیکر ګیلرئی نه او د بره نه Clapping کیږي، دا خو د پارلیمانی اصولو بالکل خلاف دي او ډیر زیاتے دے جی۔

جناب سپیکر، دا خه Request کوم چه څومره میلمانه په ګیلری کښې ناست دي هغوی د دا تش ګوری او اوری، او مهربانی دِ اوکړی په دے کښې دِ Participation نه کوی۔

سید محمد صابر شاہ، لیکن جناب سپیکر' میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں آج پوری قوم خوش ہے تو وہاں اس تاریخی موقع پر اس ایوان کا ہر ممبر خوشی محسوس کر رہا ہے اور خوشی اس لئے کہ آج ہمیں اپنے سامنے ایک روشن مستقبل نظر آ رہا ہے۔ جہاں مرکز میں ہمیں ایک

واضح مینڈیٹ ملا تو وہاں اس صوبے میں عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ پہلی دفعہ اس صوبے کے اندر ایک مستحکم حکومت کی بنیاد رکھ رہی ہیں جو ہمارے لئے باعث اطمینان ہے کیونکہ اس صوبے کے اندر ہمارا تجربہ رہا ہے کہ یہاں پر جو plit mandates آتے رہے ہیں اور ان mandates کے نتیجے میں اس ایوان کے معزز اراکین کو جس طرح بازاری مال بنایا گیا، جس طرح ان کی عزتوں کو نیلام کیا گیا، جس طرح انہیں سر عام فروخت کیا گیا، ----- (تالیاں)------ جس طرح ان کی عزتوں کے سودے کئے گئے اور جس طرح حکومتوں کو بدلنے، حکومتوں کو بٹھانے اور حکومتوں کو گرانے میں قبیح طریقے اور ناجائز کردار ادا کئے گئے آج اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے، آج اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوست سردار مہتاب احمد خان بڑے خوش قسمت ہیں کہ انہیں آج ایک پاکیزہ وقت میں یہ منصب سونپا گیا ہے اور وہ اس صوبے کی ترقی کی طرف اپنی پوری توجہ دے سکیں گے۔ رات کو جب وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوں گے تو انہیں اپنے ممبروں کی یہ فکر نہیں ہوگی کہ آج میرا ممبر کیا کررہا ہے؟ وہ ایجنسیاں جنہیں اس صوبے کے عوام کے حقوق کے تحفظ اور اس صوبے کے نظام کو بہتر کرنے کی ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں اور جن کی تشکیل ہی اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ دیکھیں کہ کہاں ڈاکہ پڑ رہا ہے، کون چور ہے، کون چوکیدار ہے، کون ڈاکو ہے، کون ڈاکٹر ہے، کون رہبر ہے اور کون رہزن ہے۔ جس امتیاز کے لئے ان اداروں کو بنایا جاتا ہے، وہ ادارے ممبران اسمبلی کے پیچھے لگ جاتے ہیں کہ وہ کیا کھاتے ہیں، کیا پیتے ہیں اور کہاں سوتے ہیں؟ جناب سپیکر! آج یہ بڑے خوش قسمت ہیں کہ یہ اپنی پوری تندہی کے ساتھ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو سامنے رکھ کر، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہیں، بہتر طور سے اس صوبے کی خدمت کر سکیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بڑے فخر اور خوشی کی بات ہے، میں "فخر" کا لفظ استعمال نہیں کروں گا، جہاں ہم رب

کا شکریہ بجا لاتے ہیں کہ انہوں نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے تو وہاں میں سمجھتا ہوں کہ، میں جناب قائد ایوان کو یہ کہوں گا کہ آپ آج ایک پل صراط پر کھڑے ہیں، اس پل صراط پہ جہاں نیچے آگ لگی ہوئی ہے اور آپ کے سامنے جنت بھی آپ کا انتظار کر رہی ہے، منزل بھی آپ کو پکار رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں گستاخی کروں تو میری گستاخی کو درگزر کرنا چاہیے کہ مہتاب صاحب یقیناً آپ مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج مبارکباد کا مستحق یہ معزز ایوان ہے اور ہم آپ کو اس وقت مبارکباد دیں گے کہ جب آپ اپنا Tenure مکمل کرلیں اور وہ امیدیں جو آج اس قوم نے اس معزز ایوان اور آپ کی ذات سے وابستہ کی ہوئی ہیں پوری ہوں۔ آج جو مشکلات پکار پکار کر آپ کو چیلنج کررہی ہیں اور یہ کتنے دکھ کی بات ہے، کتنے افسوس کی بات ہے اور یہ لمحہ فکریہ ہے اور آج لوگ دیکھ رہے ہیں کہ صوبہ میں ایک حکومت بن رہی ہے لیکن اس صوبے کے اندر یہاں کے ڈاکو، اس کے ڈکیت اور اس کے اغواکنندگان جو لوگوں کواغواء کر رہے ہیں اور حکومت کی مشینری سب آج ایک ٹیم بن چکے ہیں اور وہ اس لئے کہ ایک مستحکم حکومت جو آ رہی ہے۔ آپ کے آنے سے پہلے آج صوبے کے کونے کونے سے لوگ اغواء ہو رہے ہیں، آج لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ کھڑا کیا جا رہا ہے، آٹے کی قلت پیدا کی جارہی ہے، آج ایسے لگ رہا ہے جیسے چور اور چوکیدار میں کوئی معاہدہ ہوچکا ہو ---(تالیاں) --- ایسے لگ رہا ہے کہ جنہیں ہم اس صوبے کے عوام کے حقوق اور جان و مال کے محافظ سمجھتے تھے جناب سپیکر، میں یہ کہوں گا کہ وہی محافظ آج مجھے ڈاکو نظر آرہے ہیں۔ آج یہاں ایک بچے کی تصویر دکھائی گئی جناب سپیکر، لیکن آج کتنے لوگوں کو اپنے بچے، اپنے لاڈلے اس تصویر کے اندر نظر آئے ہوں گے۔ کیا یہاں کی انتظامیہ اور یہاں کے ذمہ دار لوگ اپنے سینوں میں دل نہیں رکھتے کہ تین مہینے سے ایک

بچہ اغوا ہے' دو دن پہلے سکول جاتے ہوئے بچوں کو اغوا کیا گیا' کیا یہ لوگ اپنے معصوم بچوں' جو ان کے گھروں میں ہوتے ہیں' ان کے یہ باپ نہیں ہیں؟ جناب سپیکر! کتنے بے گناہ لوگ قتل ہو رہے ہیں' کتنے لوگوں کے گھر تباہ ہو رہے ہیں' کتنے بچے یتیم ہورہے ہیں' کتنی مائیں اپنے جگر گوشوں سے جدا ہو رہی ہیں' کیا یہ سب ان لوگوں کو نظر نہیں آ رہا ہے؟ لیکن حقیقت یہ ہے جناب سپیکر' کہ اس تاریک دور میں بھی ایسے لوگ اس حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے قوم کی خدمت کو کبھی اپنا شعار نہیں سمجھا اور ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ اس قوم کی دولت کو' اس ملک اور صوبے کو کسی نہ کسی طرح لوٹیں اور یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ آج ہمارے لوگ پیاس کی وجہ سے مر رہے ہیں' آج ہسپتالوں کے اندر لوگوں کو دوائیاں نہیں مل رہی' آج ہسپتالوں کے باہر میڈیکل سٹور پر جائیں تو وہ دوکاندار آپ سے پوچھے گا کہ صاحب' آپ کو ایک نمبر کی دوا چاہیے' یا دو نمبر کی دوا چاہیے کیونکہ دوائیاں بھی آج کل دو نمبر کی بن رہی ہیں۔ یہ سارے چیلنجز آپ کے سامنے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ ایک کمزور وزیر اعلیٰ نہیں ہیں بلکہ آج یہ پورا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے اور میں آپ کو یقین دلا تا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ایک عزم کے ساتھ اٹھیں اور جو بھی بری چیز آپ کو نظر آئے اسے بغیر کسی جھجک' خوف اور مصلحت کے ختم کرنے کا عزم کریں یہ پورا ہاؤس انشا اللہ آپ کے ساتھ ہے ---(تالیاں)--- ابھی آپ نے حلف نہیں لیا لیکن اس مختصر عرصے میں آپ نے جو اقدامات کئے ہیں' اس سے یقیناً اس صوبے کے عوام کو یہ احساس ہونا شروع ہو گیا ہوگا کہ آج اس صوبے کے اندر ایک درد دل رکھنے والا' ایک فہم و فراست رکھنے والا' حالات پہ نظر رکھنے والا اور عوام کے دلوں کی دھڑکن کو سمجھنے والا ایک منتظم اس صوبے کو مل چکا ہے۔ صوبے کے عوام آج سے آپ کو سمجھنا شروع کریں گے اور میں فخر محسوس کرتا ہوں اس بات پر کہ عوام آج

سے آپ کو سمجھنا شروع کر دیں گے اور میں بہت پہلے سے بطور آپ کے دوست' میرے ایک رائٹر دوست نے لکھا تھا کہ سردار مہتاب اور پیر صابر شاہ سیاست کے اندر دو جان ایک قالب ہیں اور یہ سفر ہم نے 1985 سے شروع کیا تھا' اللہ تعالیٰ کے فضل سے' حالات کے جو بادل ہیں' انشا اللہ تعالیٰ وہ ہمارے بھائی چارے میں' ہماری دوستی اور یہ اقتدار وغیرہ یہ چیزیں انشا اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان آڑے نہیں آئیں گی' یہ دوستی قائم رہے گی اور انشا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایک بھائی کے طور پر جہاں یہ معزز ایوان آپ کے ساتھ رہے گا' وہاں ہم بھی آپ کے ساتھ رہیں گے اور ہمارا آپ کے ساتھ پورا پورا تعاون رہے گا اور ہماری دعائیں بھی آپ کے ساتھ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کرے' آمین۔ و آخر دعونا ان الحمد اللہ رب العلمین--- (تالیاں)----

بیگم نسیم ولی خان: بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ ستاسو په اجازت، محترم سپیکر صاحب، زه شاید چه نن ډیرے خبرے او نکړے شم، خما خو آواز هم ناست دے۔ نن ډاکټر خما زبان بندی کړے ده خو زه د ډاکټر د هغه احکاماتو خلاف ورزی کومه۔ په نن ورخ خما آواز ناست دے چه د ډیرو خبرو ضرورت دے او ډیرے خبرے دی چه اوکړم۔ د مطلب دوه، درے خبرے به اوکړم۔ ستاسو په اجازت، د ټولو نه اول خو به زه پکار دا دی چه د اپوزیشن د طرف نه چه دا کوم د نیک نیتئ اود خوشدلئ اظهار شوے دے د هغے شکریه ادا کرمه۔ مونږ ټول هغه خلق یو چه دا ټولے مسئلے خمونږ مشترکه دی او که مونږ اخوا ناست یو او که دیخوا ناست یو، ټول د دےخاورے اوسیدونکی یو او د دے خاورے د پاره په زړه کښی درد او غم لرو،دا یو ډیر ښه اظهار وو او پکار دی چه مونږ د دے قدر اوکړو۔ خه هغوی له مُبارکباد ورکوم په خصوصیت چه په هاؤس کښی موجود نه دے۔

---(تالیاں)--- د هغې نه بعد خه مُبارکي ورکوم سردار مهتاب خان صاحب لهچه هغه نن متفقه طور د دے هاؤس لیډر منتخب شو مُبارکي ورله ورکومه خو پیرصاحب چه څه اوونیل، دغه مے په زړه دی۔ مونږ خو خپل اعتماد او خپله پښتو او د عقیدت گلونه ورته په غاړه کښ واچول، اوس دا حالات او واقعات دی چه هغه گلونه نے ورله په سر د ازغن تاج په شان کیښود۔ اوس دا د ده کمال دے او دا به د ده او د ده د ټیم کمال وی چه هغه کوم ټیم دے خان سره منتخب کوی، د هغې ټیم ورک باندے منحصره ده چه دے دا ازغن تاج څنگه بیا گلونه کوی؟ مونږ ورته دُعا نه کوؤ، یوازے خلق به ورته دعاگانے کوی، مونږ ورسره همت کوؤ، مونږ ورسره کُمک کوؤ، داد ورکوؤ، تسلی ورکوؤ او خپل ملگری، خما څومره ملگری چه دی، هغه نن د ده ملگری دی او دا تسلی ورکومه دے هاؤس کښ ناستو ټولو خلقو له او ستاسو په وساطت ټولوخلقو له چه لکه څنگه ما پرون ونیلی وو چه مونږ راغلی په یو مقصد او په یو غرض یو، دلته یوه خبره محسن علی خان اوکړه، څه ډیره خوشحاله یم، الحمدلله، الحمد لله چه د هغه په زړه کښ اوس هم د صوبے درد او فکر شته لکه څنګه چه مخکښ وو۔ لارے چارے به راته دوی ښائی، هغه ټولے غلے لارے هم دوی ته معلومے دی او ټولے سمے لارے هم دوی ته معلومے دی ---(تالیاں)--- ټولے لارے به راته ښائی۔ ما او ده خو ډیره موده یو ځائے تیره کړیده، په اپوزیشن کښ دے ډیر نه دے پاتے شوے چه زه د هغه د اپوزیشن رول اووینم۔ اوس به نے که خیر وی اووینم چه څه رول به نے وی؟ په حکومت کښ پاتے شویدے او د ده د حکومت رول مے هم لیدلے دے۔ د ده هغه هلے ځلے مے هم لیدلے دی۔ دا یوه خبره په دے

هاؤس کښې کوم د ټولو ملګرو په مخ کښې چه مونږ حکومت سره شمولیت په دے بناء کړیدے چه مونږ به د دے صوبے د حقوقو تحفظ کوؤ ---(تالیاں) --- که د دے صوبے د حقوقو تحفظ مونږ او نه کړے شو، نو خمونږ دلته د ناستے مقصد، د دے هغه کومه مرحله چه په مونږ راغلے ده، د دے معنی نشته۔ مونږ خو هله یو چه خمونږ صوبه وی۔ مونږ خو هله یو چه خمونږ د صوبے حقوق برقرار وی۔ خمونږ د صوبے په حقوقو کښې مالیاتی کمیشن راځی که خمونږ د صوبے په حقوقو کښې څه ادارے راځی که خمونږ د صوبے په حقوقو کښې یو بل قوت راځی، مونږ هر قوت سره ډغره وهلے ده، وهو ورسره او صبا به ورسره هم وهو۔ یو خبره کومه، هغوی یوه بله خبره اوکړله چه د هغے چا نه چا تپوس اونکړو چه چا اوکړه؟ هغه پښتانه متل کوی چه" ګول ئے نو هغه ته ئے څه او نه وئیل او چه کتل ئے نو د هغه نه ئے سترګے اویستلے" هغه خلق نه یو ۔زه ستاسو په وساطت سردار صاحب ته Request کوم چه یقیناً مونږ خلق خو د دے د پاره یو چه خمونږ د احتساب اوشی او دا بیا وایم چه احتساب شروع کوئی نو راشئی د دے ځائے نه ئے شروع کړئی، خما نه ئے شروع کړئی۔ سردار د خپل ځان نه شروع کړی، د اسمبلئی ممبر پاتے شوے دے، بیا بیا وزیرپاتے شوے دے۔ احتساب اول خمونږ نه شروع کړئی نو هله په بل چا لاس اچوئی، خو څنے داسے خبرے وی چه هغه سړے نه ګول غواړی نو هم ئے کوی۔ دا یوازے د سیاست خلق چه دی د دوی احتساب پکار دے، یوا زے چه دے قوم منتخب کړے دی د ده احتساب دے کنه، دا د سرکار په کرسو تنخواه دار چه ناست دی دا هم قابل احتساب دی، دا هم د احتساب دی۔ خمونږ نه اول دوی قابل ګردن

زنی دی چه د دوی مرنی سړے اونیسی- مونږ خو چه اسمبلئ کښی ناست یو نو د سیشن تنخواه او ټی-اے- ډی-اے به راکوی- مونږ چه بهر ګرځو سیاست کوو، مونږ له څوک تنخواه نه راکوی، مونږ تنخواه دار نوکران نه یو، مونږ د قام خادمان یو- دوی خو د دے هر حرکت د پاره، دوی چه قام سره څه زیاتی کوی، دوی چه پې. قام څه ظلم کوی، دوی چه په قام باندے څومره ظلم اوکړو، د دے د پاره دے سرکار نه تنخواه اخلی، دے ترے نه مراعات اخلی- یو Request به ورته دا هم کوم چه دا بے پناه مراعات هم راټول کړه، دا دومره بے پناه مراعات چه سر نے نه دے معلوم، ډیرے خبرے نه شم کولے، آواز مے ناست دے خبرے نه شم کولے، کوشش به دا کومه چه نن آرام اوکړمه چه صبا بیا خبرے اوکړم- څه محسن علی خان له تسلی ورکوم چه په دے لړ کښی هر سړے که هغه لوئے دے که هغه وړوکے دے که هغه وزیر پاتے شوے دے او که هغه چیف منسټر پاتے شوے دے که هغه په دے صوبه کښی د ټولو لوئے کرسئ باندے دَ هغے ادارو ناست دے چه دا حکومتونه چلوی، دا ورله تسلی ورکوم چه تر څو پورے ورسره احتساب او نه شی نو مخکښی قدم اغستے نه شو- د ډهیران د پاسه خو قدم اغستے نه شے، مخے ته دے ډهیران پروت دے، تا نیّت کړے دے چه څه مونځ کوم خو د ډهیران د پاسه خو مونځ نه کیږی چه سړے اووائی چه د ډهیران د پاسه به جائے نماز واچوم څه به پړے مونځ کوم-دا حکومت چه راروان دے، د دہ کار ډیر ګران دے- نورحکومتونه راتلل او یو هواره لار نے نیوله، که د ښو وه او که د بدو وه، دا حکومت چه دے، دے ته اول ګند صفا کول دی او د هغے نه بعد به یو ښه کارشروع کوی، لا خو مونږ بنیاد نه دے ایښے چه مونږ ده ته دا اووایو چه

دا قدم مونږ پورته کړے دے، ته پرے یو بل قدم پورته کړه، دے به اول لږ روستو راځی۔ دا څومره ګند چه په دے صوبه کښې شوے دے، دړے کاله ورته نه یادوم، ډیر ګلونه ورته یادوم، لږ روستو د ورپسے لاړ شی، لږ روستو دِ هم لاړ شی۔ داسے نےشروع کړئی، د96-1995 ء نه نے شروع کړه او زه ورپسے په شا۔ احتساب، احتساب او صرف احتساب، د دے صوبے د مسائلو یوحل دے، پکښې یو رنړا شته چه دا او نه شی مونږ مخکښې قدم نه شو اغستے خکه چه هر سړے وائی، وائی چه هغه پخوانی غل سره چا څه اوکړل چه ما سره به څه ا وکړی؟ د خلقو زړونه دومره دومره غټ شوی دی۔ پخواه به نے کک غلا کوله بیا نے لکھ غلا شروع کړه اوس کروړها غلا کوی، حساب نه دے معلوم۔ کله کله سړے سوچ کوی، فکر نے واخلی چه دا اعداد و شمار، زه خو داسے جاهله شان ښځه یمه چه څوک راته د کروړونو حساب اوکړی، صفرونه نه شم برابرولے چه څومره صفرونه ورسره اولیکم، محسن علی خان پکښې ډیرماهر دے، ناست دے۔ اقتصاد نے ډیر چلولے دے او خزانے نے ډیر ښه چلولے دی او ښه نے لوټلی دی نو دا تسلی ټول هاؤس ته ورکوم د خپلے ډلے د طرفه او ورسره مسلم لیګ د طرفه هم ورکوم۔ زه نن مسلم لیګ او اے۔ این۔ پی بیل نه ګنړم او خدائے دِ هغه ورځ رانه ولی چه بیل شی۔

(تالیاں) --- نن د صوبے د بهتر مفادو د پاره، نن د صوبے د پر مختګ د پاره، نن د صوبے د حقوقو د پاره، نن د صوبے د زپلے شوی خلقو د هغے سختو او د سوختو د لری کولو د پاره، نن د صوبے د بد حالئی د ختم کولو د پاره مونږ یو عهد کړے دے د یو ځائے د تلو او خدائے دِ نکړی چه دے کښې خنډ راشی

اوخندبه څه راځي؟ خند په دے راځي چه دوی څه بل څه وائي او مونږ څه بل څه۔ مونږ خو خپل خان ثابت کړے دے او سرګند کړے دے او ښودلے مو دے چه نن نے وایو، پرون مو هم ونیلی دی، لس کاله مخکښ مو هم ونیلی دی، شل کاله مخکښ مو ونیلی دی او اتیا کاله مخکښ مو هم ونیلی دی۔ دوی به دا ثابته وی چه په دیکښ مونږ سره ثابت قدمه روان شی چه دوی ثابت قدمه روان وی نو انشاء الله قدم په قدم به روان یو، د کرسئی د مرتبے د لونے عهدے هوس نه خما شته او نه خما د ملګرو شته او هم دغسے تو قعات مے د دے مسلم لیګ نه دی۔ دلته مونږه یو ستهرا معاشره ورکول غواړو او هغوی ستهرګئی له به بیا دا الفاظ خپل وایم سردار صاحب ته، چه سردار صاحب لار دِ ډیره سخته ده، ډیره ګرانه ده خو نا ممکنه نه ده۔ هغه پښتانه وائی" غر ډیر لونے دے خو په سر نے لار شته" د لونے غر د سر لارے ته به خان رسوو او یو خل به د صوبے دے خلقو ته دا ثابته وو چه په دے صوبه کښ یو مستحکم حکومت وی، یو داسے حکومت وی چه هغه د آزادو ممبرانو د هغے بلیک میلنګ نه آزاد وی چه هغه مونږ سره په تیر خل او د هغے په تیر خل شوے دے۔ آزاد نے نو تاسو بیا اوګورئی چه که داسے قام پرسته خلق وی چه ژبه نے خوګیږی په قام نو هغه به یو داسے کار اوکړی چه یو تاریخی واقعه به وی او دا هم تاسو ته په دے خانے، دا نن ورخ خمونږ د اسمبلئی رومبنئی ورخ ده، اولنئی ورخ ده چه مونږ نن دے هاؤس ته یو لیډر منتخب کړے دے۔ د دے کرسئی نه د دے فورم نه تاسو ته دا واضحه خبره کومه چه خدانے مه کړه، خدانے مه کړه هغه ورځکه په کوم مقام مونږ په دے پوهه شو چه دا کوم نظر او دا کوم فکر او دا کوم سوچ او کوم هلے

خلے مونږ شروع کړے دی، مونږ په دے کښې ناکامیاب شو، بیا به راشو او قوم له به لاړ شو وایو به چه قومه، مونږه ناکامیاب شو چه کومه طریقه مو خوښه، ده هغه اوکړئی خو اول اراده مصمم دا ده چه مخکښې خو قام مونږ سره ډیره لویه پښتو کړے ده، مونږ قام له هیڅ ورنه کړے شو۔ قام مونږ سره ټول عمر منډے وهی، هلے خلے کوی، زنده باد وائی، خمونږ جهنډے ئے اوچتے کړے وی، جلوسونه هغوی اوکاړی، جلسے هغوی کوی، خمونږ قوم یو عزت نفس غواړی او هغه که مونږ قام له ورنکړے شو نومونږ به په خپل مشن کښې ناکامیابه شو۔ زه دُعا یقیناً کومه خپل خان ته، خپلو ملګرو تهاو د دے هاؤس چه نن تاسو متفقه طور باندے یو سړے منتخب کړو، دُعا به هم ورته کوو، کمُک به ورسره هم کوو او دا ورته وایو چه نن ته په یو داسے پوزیشن کښې ئے چه صبا ستا جوازنه جوړیږی، چا خو به وئیل چه خما قوت نه وو، چا به وئیل ما سره Majority نشته، چا وئیل چه خما انحصار په آزادو باندے وو، نن تاسره Majority هم ده، نن تا باندے اعتماد هم دے، داسے اعتماد چه تا پخپله وئیل چه په دے صوبه کښې شاید په اول خل شوے دے نوشاید چه دا په اول خل کوم اعتماد په تا شوے دے، خدائے کړه چه مونږ د دے جواب قوم له ورکړو او مونږ په هغے کښې سرخرو شو۔ زه ستاسو ډیره مشکوره یم چه تاسو ماله موقع راکړه او دا خبرے چه په زړه مےډیر څه دی، نورے کولے نه شمه، سردار صیب ته په آخر کښې یو دا خبره کوم چه خمونږ هغه بهرپور اعتماد به د بهرپور تعاؤن په شکل کښې ستا سره ستا د آخری منزل پورے خی۔ ډیره مننه۔

جناب احمد حسن خان : جناب سپیکر ! د بی بی غونډے مشرے، سردا رصاحب

پیر صاحب، آفتاب خان ، سلیم خان او د ډیر قابل قدر دوستانو د خبرو نه پس خما خبره خلاف حقیقت او خلاف روایت ده خو یوه خبره ستاسو په وساطت سره، د ایوان په ذریعه سره د دے ایوان یو سابقه ممبر چه د هغه ذکر، چه د هغه خدمات او قابلیت په سلسله کښې او نه شو، دامے خپله ذمه واری گنړله چه د هغوی ذکر اوکړم چه هغه ته پته اولگی او د ایوان دے ملگرو ته هم پته اولگی۔ تاسو د جناب سپیکر صاحب ذکر خیر اوکړو، ډیرو دوستانو دایوان په حواله او د کارکردگی په حواله سره د دوستانو د ښه کارکردگئی ذکر اوکړوخو جناب سپیکر، په دے ایوان کښې د دے ایوان سابقه ډپټی سپیکر، جناب سید علاؤالدین باچه هم یو ښه رول ادا کړے وو او د هغه د قابلیت او د غیر جانبدارنی نه زه د ډیر نزدے نه گواه یم۔ جناب سپیکر، هغه پخپله رویه کښې غیرجانبدار وو، په قواعدو او په رولز باندے نے ډیر عبور حاصل وو۔ اگرچه هغه ته ډیره کمه موقع ملاؤ شوے وه چه هغه د هغے اظهار کړے وو۔ زه ستاسو په وساطت سره د هغه هغے کارکردگئی ته د عقیدت پرزونے وړاندے کول غواړم او خما دا یقین دے چه د ایوان ټول دوستان پکښې خما سره ملگرے وی۔ ---(تالیاں)-----

جناب سپیکر: دا بالکل تاسو ټهیک وایئی، ټول هغه سره په دے باندے۔

(قطع کلامی)

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! تاسو ته، جناب ډپټی سپیکر صاحب ته او جناب قائد ایوان ته مبارکباد ورکولو سره سره د خپل وس دننه تاسو ته د تعاون کولو یقین دهانی درکوؤ۔ انشاء الله تعالیٰ که ضرورت راغے،تاسو د تعاون ضرورت محسوس کړو، إنشاء الله مونږ به پکښې بُخل نه کوؤ، مونږ

به تاسو سره هر قسم تعاون کوو۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! جناب گورنر صاحب نے آئین کے آرٹیکل 130 کی شق(3) کے تحت چیف منسٹر کا اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے خصوصی اجلاس مورخہ 2/2/1997 بروز ہفتہ بوقت دس بجے صبح آمبلی چیمبر پشاور میں طلب کیا ہے جس میں آپ سب کو شرکت کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اب میں موجودہ اجلاس کے متعلق جناب گورنر صاحب کا پرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

"In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lieutenant General (Rtd) M. Arif Bangash, Governor of the North West Frontier Province, hereby order that the Provincial Assembly of the North West Frontier Province shall, on ascertainment of the Member of the Provincial Assembly to be the Chief Minister, who commands the confidence of the majority of the Members, stands prorogued till such date as may hereinafter be fixed." Thanks.

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیرمعینہ مدت کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیرمعینہ مدت کے لئے ملتوی ہوگیا)۔